پیغمبر اسلامؐ کی ولادت : ایک مختصر مطالعہ

مؤلف : محمد رضا انصاری
مترجم : مولانا ڈاکٹر گلزار احمد خان

ہم اس مقالہ میں پیغمبر اسلامؐ کے نور پاک کی آپ کے آباواجداد طاہرین کے صلب میں منتقلی، جناب عبداللہ اور جناب آمنہ کی شادی، آپ کی پیدایش سے پہلے آپ کے والد ماجد کی وفات، آپ کے مطہر سلسلہ نسب ، جناب آمنہ کو حمل کے دوران ہونے والی بشارتوں اور اس دوران ہونے والے معجزات کو بیان کریں گے۔

نور محمدی[۱]: اللہ تعالی نے نور محمدی کو آدم کے صلب میں ودیعت رکھا تاکہ مختلف صلبوں میں منتقل ہوتا رہے۔ خلقت کے پہلے دن سے ہی پیغمبر اسلامؐ کا نور جناب آدم اور آنحضرت کے دوسرے آباواجداد کی پیشانی میں نمایاں تھا۔ اس نور کی چمک اتنی زیادہ تھی کہ لوگ اسے دیکھ حیران ہوجاتے اور اس کی وجہ دریافت کرتے تھے۔

یہ نور ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتا رہا، یہاں تک کہ جناب عبدالمطلب کے والد جناب ہاشم کے صلب میں آیا اور اس کی چمک اور زیادہ ہو گئی۔ پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کا وقت قریب آگیا تھا اور اسی لئے جناب ہاشم جہاں بھی جاتے سنگریزے اور پہاڑ ان کو پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کی بشارت دیتے۔ لوگ جناب ہاشم کی پیشانی کے نور کو دیکھ کر حیران تھے، لیکن کوئی اس کی وجہ نہیں جانتا تھا۔

۱۔ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۸۲، ۱۰۴، ۹۱، ۸۳، ۷۸، ۷۷، ۹۴، ۹۳، ۷، ۳، ۳۴

اس کے بعد یہ نور جناب ہاشم سے جناب عبدالمطلب اور ان سے جناب عبداللہ کی صلب میں منتقل ہوا۔ جب جناب عبداللہ پیدا ہوئے تو ان کے چہرے سے ایسا نور ساطع ہوا جس کی روشنی آسمان تک گئی اور بچپن سے ہی آپ کی پیشانی میں ایک عجیب نورانیت تھی۔ جیسے جیسے جناب عبداللہ بڑے ہوتے گئے پیشانی کے نور کی چمک بڑھتی گئی، یہاں تک کہ ان کا نور رات کو فضا کو منور کر دیتا تھا۔

جناب عبداللہ اور جناب آمنہ کی شادی[۱]: جناب عبداللہ ۲۵ سال کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ آمنہ بنت وہب کے یہاں رشتہ لیکر گئے جنہیں اس نور الٰہی کی آخری ودیعت گاہ بننا تھا۔ شادی کے بعد یہ نور جناب عبداللہ کی پیشانی سے غائب ہوگیا اور جناب آمنہ کی پیشانی پر چمکنے لگا۔ اب اس نور کی چمک اور بڑھ گئی تھی کیونکہ چھ ہزار سال انتظار کے بعد اس کے ظہور کا وقت قریب آگیا تھا۔ پیغمبر اسلامؐ کا نور جب جناب آمنہ کے شکم میں منتقل ہوا تو منادی نے سات آسمانوں میں ندا دی:

"بشارت دیجئے کہ محمد کا نور آمنہ کے شکم میں منتقل ہو گیا۔"

زمین پر اور دریاؤں میں بھی یہ پیغام پہنچا اور ساری مخلوقات کو یہ خبر ہو گئی کہ آنحضرتؐ کی ولادت قریب ہے۔ اللہ تعالی نے جناب آمنہ اور ان کے فرزند کی حفاظت کے لئے ایک ملک مقرر کیا۔

جناب عبداللہ کی وفات[۲]: جناب آمنہ کے حمل کے پہلے مہینے میں، جناب عبدالمطلب کو مدینے سے ایک خط موصول ہوا جس میں یہ تحریر تھا کہ آپ کی بیٹی فاطمہ کا مدینے میں انتقال ہوگیا ہے اور بہت ساری جائیداد چھوڑی ہے۔ جلدی آیئے کہ ان کی جائداد خطرے میں ہے۔

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۵)؛ اسماعیل، عماد الدین، البدایۃ والنہایۃ (ج ۲)؛ شیخ صدوق، کمال الدین و تمام النعمۃ، ص ۱۹۶؛ محمد بن یوسف صالحی شامی، سبل الہدی و الرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ص ۳۲۸؛ ابوالفضل شاذان بن جبرئیل، الفضائل، ص ۱۴؛ عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر (ج ۱)، ص ۴۵؛ فتال نیشاپوری، روضۃ الواعظین و بصیرۃ المتعظین، ص ۶۷؛ سید ہاشم بحرانی، حلیۃ الابرار فی احوال محمد وآلہ الاطہار (ج ۱)، ص ۲۵؛ ابن شہر آشوب، مناقب آل ابی طالب (ج ۱)، ص ۳۰

۲۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۸۱؛ الفضائل، ص ۱۴؛ عیون الاثر (ج ۱)، ص ۴۵

جناب عبدالمطلب اپنے فرزند جناب عبداللہ کے ہمراہ مدینے گئے اور دس دن وہاں قیام کیا۔ جب وطن واپسی کا ارادہ کیا تو جناب عبداللہ بیمار پڑ گئے اور پندرہ روز تک بیمار رہے۔ اللہ تعالی کی یہ مشیت تھی کہ جناب عبداللہ اپنے فرزند کی ولادت سے قبل ہی اس دنیا سے چلے جائیں اور چاند جیسے بیٹے کا دیدار نہ کر سکیں۔ جناب عبداللہ کا سولہویں دن انتقال ہو گیا اور ماں اور فرزند کو تنہا چھوڑ گئے۔ آپ کا سفر مدینہ، جناب آمنہ کے حمل کے پہلے مہینے میں اور انتقال حمل کے دوسرے مہینے میں ہوا۔

جناب عبدالمطلب اپنے جوان فرزند کے سوگ میں اتنا بے چین تھے کہ ان کو دلاسہ دینے کے لئے ہاتف غیبی کو آواز دینی پڑی:

> "جس کے صلب میں خاتم الانبیاء کا نور تھا وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا اور کون ایسا ہے جسے موت کا مزہ نہیں چکھنا ہے؟"

جناب عبدالمطلب نے اپنے فرزند کو غسل دیکر سپرد خاک کیا اور ان کی قبر پر ایک قبہ بنا کر مکہ واپس لوٹ آئے۔ جب جناب عبداللہ کے وفات کی خبر جناب آمنہ کو ملی تو انہوں نے نوحہ وزاری کیا اور ان کا غم منایا اور بنی ہاشم کی عورتوں کو بھی بلایا تاکہ ان کے شوہر کے غم میں نوحہ پڑھیں اور گریہ وزاری کریں۔ جناب عبدالمطلب اپنی بہو کے پاس آئے اور انہیں دلاسہ دیتے ہوئے کہا:

> "اے آمنہ! محزون نہ ہو کہ میرے نزدیک تمہارا ایک عظیم مقام ہے، کیونکہ تمہارے وجود میں خاتم الانبیاء پرورش پا رہے ہیں۔"

جناب عبدالمطلب کی یہ بات سن کر، جناب آمنہ کے دل کو سکون ملا۔ جناب عبدالمطلب نے ان کی خدمت میں دو تاج پیش کئے جو عبد مناف کی یادگار تھے تاکہ وہ عبداللہ کی یاد کو زندہ رکھ سکیں۔

پیغمبر اسلامؐ کا سلسلہ نسب[۱]: جناب آدم سے لیکر جناب عبداللہ تک پیغمبر اسلامؐ کے سارے آبا و اجداد پاکیزہ نسل سے تھے اور مطہر صلبوں سے مطہر ارحام تک منتقل ہوتے رہے اور کبھی جاہلیت کے طریقے پر

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۱۰۷

نکاح نہیں کیا۔ پیغمبر اسلامؐ اور اور جناب آدم کے درمیان ۴۵ نسلوں کا فاصلہ ہے جن کے نام تاریخ میں درج ہیں۔آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصی بن کلاب بن مُرّۃ بن کعب بن لُوی بن غالب بن فِہر بن مالک بن نَضر بن خُزیمۃ بن مُدرکۃ بن طابخۃ بن الیاس بن مُضر بن نزار بن مَعد بن عدنان بن اُدّ بن اُدَد بن یَسَع بن ہَمَیسَع بن سلامان بن نَبت حَمَل بن قیذار بن اسماعیل بن ابراہیم بن تارُخ بن ناخور بن سَروغ بن ہود بن ارِفخشَد بن مُتَوَشلِخ بن سام بن نوح بن لَمَک بن ادریس بن مَہلائیل بن رَبارِز بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم۔

زمانہ حمل کی بشارتیں[۱]: حمل کے دوران ہر مہینے ایک نبی جناب آمنہ کے پاس بشارت دینے کے لئے آتا تھا۔اسی طرح ہر مہینہ آسمان سے ایک ندا آتی تھی جو لوگوں کو اس مبارک مولود کی پیدائش کی طرف متوجہ کرتی تھی:

"بشارت دیجئے کہ محمد کی ولادت کے دن قریب آگئے ہیں۔"

پہاڑ، درخت اور آسمان بھی اس خبر کو سن کر خوش تھے اور ایک دوسرے کو بشارت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد کی ولادت قریب ہے۔

جناب آمنہ فرماتی ہیں: حمل کے دوران میں نے کبھی بچے کی سنگینی کو محسوس نہیں کیا اور میں نے سنا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے: تمہارے شکم میں کائنات کا بہترین فرزند ہے۔جب اس کی ولادت ہو جائے تو اس کا نام محمد، احمد اور محمود رکھنا۔

پہلا مہینہ: جناب آدم کی بشارت[۲]

جناب آمنہ کے حمل کے پہلے مہینے میں جناب آدم آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے آمنہ! تم کو بشارت ہو بہترین فرزند تمہارے شکم میں ہے۔

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۶۹، ۲۹۷، ۲۸۱، ۲۷۱؛ البدایۃ والنہایۃ (ج ۲)، ص ۳۲۳، ۳۳۵۔ کمال الدین، ص ۱۹۶؛ سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ص ۳۲۸۔؛ الفضائل، ص ۱۴۲؛ عیون الاثر (ج ۱)، ص ۴۵

۲۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۳۲۴

دوسرا مہینہ: جناب ادریس کی بشارت اور ندائے مغفرت[۱]

حمل کے دوسرے مہینے میں اللہ تعالی نے حکم دیا کہ ایک منادی زمین اور آسمان کے درمیان اور ملائکہ میں یہ ندا دے: محمد کی برکت سے اس کے لئے اور اس کی امت کے لئے مغفرت کرو۔اسی مہینے میں جناب ادریس جناب آمنہ کے پاس آئے اور کہا: عظیم المرتبت اور گرانقدر پیغمبر تمہارے شکم میں ہے۔

تیسرا مہینہ: جناب نوح کی بشارت اور اونٹ کا سجدہ[۲]

اسی مہینے میں ایک شخص شام سے مکے کی طرف آرہا تھا۔ مکے کے قریب اس کے اونٹ نے سجدے کی حالت میں اپنے سر کو زمین پر رکھ دیا۔ وہ شخص اپنی عصا سے اسے مار رہا تھا لیکن اونٹ اپنا سر نہیں اٹھا رہا تھا۔ اس نے اپنے آپ سے کہا کہ میں نے آج تک ایسا سرکش اونٹ نہیں دیکھا۔ ناگاہ کسی ہاتف نے آواز دی کہ:

"اے شخص جب یہ اونٹ تمہاری اطاعت نہیں کررہا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ کیا تو نہیں دیکھ رہا ہے کہ سارے پہاڑ، درخت اور سمندر اپنے رب کے لئے سجدہ کررہے ہیں۔" اس شخص نے سوال کیا اس سجدے کی کیا وجہ ہے؟ جواب میں کہا گیا:

> "انشاء اللہ دیکھوگے۔ اس امت کے پیغمبر نور کو رحم مادر میں منتقل ہوئے تین مہینے ہوگئے ہیں۔ان کی اور ان کے اصحاب کی شمشیر سے بتوں کی پرستش کرنے والوں کی خیر نہیں۔"

اس شخص نے کچھ دیر انتظار کیا اور پھر جب اس کے اونٹ نے سجدے سر اٹھالیا تو مکے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی مہینے میں جناب نوح جناب آمنہ پر ظاہر ہوئے اور فرمایا: تمہارے شکم میں صاحب فتح و ظفر موجود ہیں۔

۱۔ الفضائل، ص ۱۵؛ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۸۴ و ۳۲۴

۲۔ ایضاً

چوتھا مہینہ: جناب ابراہیم کی بشارت اور بچے کا سجدہ[1]

حبیب نامی ایک زاہد کا مکے کے باہر ایک صومعہ تھا۔ ایک دن وہ مکے آیا۔ جب واپس اپنے گھر جانے لگا تو راستے میں ایک بچے پر نظر پڑی جو پیشانی زمین پر رکھے ہوئے سجدہ کر رہا تھا۔ وہ شخص اس کے قریب گیا تا کہ اس بچے کو زمین سے اٹھائے لیکن کسی ہاتف نے ندا دی:

> "اے حبیب! اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ کیا تم اللہ تعالی کی مخلوقات کو زمین، دریا اور اوپر نیچے نہیں دیکھتے جو اس کا شکر ادا کرنے کے لئے سر بسجدہ ہیں، کیونکہ محمد کا نور شکم آمنہ میں آ گیا ہے۔"

اسی مہینے میں جناب ابراہیم جناب آمنہ کے پاس آئے اور فرمایا: ایک بلند مرتبت پیغمبر کی ولادت مبارک ہو۔

پانچواں مہینہ: جناب داؤد کی بشارت اور راہبوں کا محراب

حبیب ایک مہینے بعد مکے آیا اور جناب عبدالمطلب کے پاس گیا اور اس بچے کا واقعہ نقل کیا۔ جناب عبدالمطلب نے فرمایا: اس نام کو پوشیدہ رکھو کیونکہ اس کے بہت دشمن ہیں۔ حبیب اپنے گھر واپس آیا تو دیکھا کہ اس کا صومعہ لرز رہا ہے۔ پھر اس نے صومعہ کے محراب پر یہ لکھا ہوا پایا:

> "اے زاہدو اور دیر میں رہنے والو! اللہ تعالی پر اور محمد بن عبداللہ پر ایمان لاؤ جس کا ظہور قریب ہے۔ خوش قسمت ہے وہ شخص جو محمد پر ایمان لے آئے اور وائے ہو اس پر جو اس کی مخالفت کرے۔"

یہ جملہ ہر گرجا گھر اور صومعہ کی محراب پر لکھا ہوا تھا۔ حبیب ان الفاظ کو دیکھ کر بولا: اس بات کو سر آنکھوں پر رکھتا ہوں کیونکہ میں مومن اور اللہ تعالی کا فرمانبردار بندہ ہوں اور حق کا منکر نہیں ہوں۔

اسی مہینے میں جناب داؤد جناب آمنہ پر ظاہر ہوئے اور فرمایا: صاحب صفات پسندیدہ کی ولادت مبارک ہو۔

۱۔ الفضائل، ص ۱۵؛ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۸۴ و ۳۲۴

چھٹا مہینہ: جناب اسماعیل کی بشارت اور درخت کی آواز[1]

دور جاہلیت میں مدینے اور یمن والوں کی یہ عادت تھی کہ عید کے دن ایک بڑے سے درخت کے پاس جمع ہوتے تھے جس کا نام ذات انواط تھا۔ جناب آمنہ کے حمل کا چھٹا مہینہ تھا۔ وہ لوگ اپنی عادت کے مطابق اس درخت کے پاس جمع ہوئے اور جشن منانے لگے۔ ناگاہ درخت سے ایک خوفناک آواز سنائی دی:

> "اے لوگو! اللہ اور اس کے نبیوں پر ایمان لاؤ۔ اے اہل یمن! اے اہل یمامہ! اے اہل بحرین! اے بتوں کی پرستش کرنے والو! اے بتوں کو سجدہ کرنے والو! یہ جان لو کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا اور بے شک باطل مٹنے والا تھا۔"

لوگ اس درخت کی باتوں کو سن کر خوفزدہ ہوگئے اور حیران و پریشان اپنے اپنے گھروں کو واپس گئے۔

جناب آمنہ فرماتی ہیں: حمل کے چھٹے مہینے میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو یہ کہہ رہا تھا کہ اے آمنہ! تمہارے شکم میں کائنات کی سب سے عظیم مخلوق پرورش پا رہی ہے۔ جب اس کی ولادت ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا اور اپنے مرتبے کو لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔

اسی مہینے میں جناب اسماعیل جناب آمنہ پر ظاہر ہوئے اور فرمایا: "محترم مولود کی ولادت مبارک ہو۔"

ساتواں مہینہ: جناب سلیمان کی بشارت اور زمین کی سجاوٹ[2]

اس مہینے میں سواد بن قارب جو مکے کی ایک معزز شخصیت تھے، جناب عبدالمطلب کے پاس آئے اور کہا: میں نے کل خواب و بیداری کی حالت میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور ملائکہ رنگارنگ لباس اور کپڑوں کے ہمراہ زمین پر نازل ہو رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں:

> "زمین کو آراستہ کرو کیونکہ محمد کی ولادت کا وقت قریب آچکا ہے۔ وہ عبدالمطلب کے پوتے اور کالے گورے، سرخ و زرد اور چھوٹے بڑے اور مرد و عورت سب کے لئے اللہ

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۸۵ و ۳۲۴؛ الفضائل، ص ۱۶؛ ابوالفرج نور الدین علیبن ابراہیم بن احمد حلبی شافعی، انسان العیون فی سیرۃ الامین والمامون (سیرہ حلبیہ)، ص ۷۰

۲۔ الفضائل، ص ۱۶؛ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۸۵ و ۳۲۴

تعالی کے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ صاحب شمشیر اور خوفناک تیر ہیں۔ میں نے ملائکہ سے سوال کیا وہ عظیم شخصیت کون ہے؟ جواب ملا وہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔"

جناب عبدالمطلب نے سواد سے کہا: اپنے خواب کو پوشیدہ رکھو اور کسی سے بیان نہ کرو۔ آگے دیکھتے ہیں کیا پیش آتا ہے۔

اسی مہینے میں جناب سلیمان جناب آمنہ پر ظاہر ہوئے اور فرمایا: صاحب برہان کی ولادت مبارک ہو۔

آٹھواں مہینہ: جناب موسی کی بشارت اور مچھلی کا واقعہ

جناب آمنہ حمل کے آٹھویں مہینے میں تھیں۔ اسی مہینے میں ایک بہت بڑی مچھلی سمندر میں حرکت میں آئی جس سے سمندر میں لہریں اٹھیں۔ اس مچھلی نے کہا:

"اللہ تعالی نے مجھے خلق کرکے یہ حکم دیا کہ جب محمد کی ولادت ہو جائے تو اس کے لئے اور اس کی امت کے لئے استغفار کروں۔ ابھی میں نے سنا کہ ملائکہ آپ کی ولادت کو ایک دوسرے کو بشارت دے رہے ہیں، لہٰذا میں نے بھی حرکت کی اور اللہ تعالی کی تسبیح و تحلیل شروع کردی۔ استحیائیل نام کے ایک ملک نے مجھ سے کہا: سکون سے رہو اور استغفار کرو کیونکہ آپ کی ولادت قریب ہے۔"

اسی مہینے میں جناب موسی جناب آمنہ پر ظاہر ہوئے اور فرمایا: کریم پیغمبر کی ولادت مبارک ہو۔

نواں مہینہ: جناب عیسی کی بشارت اور ملائکہ کا نزول[1]

حمل کے آخری مہینے میں آسمان پر عجیب طرح کا غوغا تھا اور تاروں میں تبدیلی واقع ہو گئی تھی۔ ان کو آرام و قرار نہیں تھا۔ وہ ایک دوسرے کے قریب جاتے اور پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کی مبارک باد دیتے۔ ولادت باسعادت کے ایک مہینے پہلے آسمان کی یہ حالت تھی۔

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۸۶ و ۳۲۴؛ الفضائل، ص ۱۷

اسی مہینے میں اللہ تعالی نے فرشتوں سے فرمایا کہ زمین پر جاؤ۔ دس ہزار فرشتے زمین پر آئے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں ایک مشعل تھا جس پر لکھا ہوا تھا: لاالہ الا اللہ، محمد رسول اللہ۔

ان فرشتوں نے اپنی مشعلوں کے ہمراہ اطراف مکے کے صحراؤں میں قیام کیا۔ ایک ہاتف نے آواز دی: "یہ محمد کا نور ہے۔" کچھ لوگوں نے مشعل اور آواز سننے کی بات کو جناب عبدالمطلب سے بیان کیا۔ انہوں نے اس بات کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا۔

اسی مہینے میں حضرت عیسی جناب آمنہ پر ظاہر ہوئے اور فرمایا: "صاحب گفتار راستین اور لسان فصیح کی ولادت مبارک ہو۔"

اس طرح زمانہ حمل کے یہ نو مہینے ختم ہوگئے جس کا ہر دن ایک معجزہ تھا اور اللہ تعالی نے جناب آمنہ اور ان کے فرزند کی حفاظت فرمائی۔

آنحضرتؐ کی ولادت کی پیشینگوئی

تمام پیغمبران الہی نے آنحضرت کی ولادت اور ظہور کی خبر دی ہے اور تمام آسمانی کتابوں میں حضرت کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے۔ انبیاء کی چھ ہزار سالہ تاریخ میں سارے انبیاء عالم بشریت کے پہلے شخص کے ظہور کا انتظار کر رہے تھے۔

نور محمدی جب بطن جناب آمنہ میں منتقل ہوا تو آپ کی ولادت کی خبر ہر سو سنائی دی اور لوگ اس سے باخبر ہوگئے۔ ہر جگہ آپ کی ولادت کی پیشینگوئی کی گئی۔ ہم یہاں پر صرف یمامہ، یمن اور مکہ میں ہونے والی پیشنگوئیوں کا ذکر کرتے ہیں۔

سرزمین یمامہ میں سطیح کاہن کی پیشینگوئی[۱]: یمامہ میں سطیح نام کا ایک کاہن رہتا تھا جس کے پاس بہت سے ممالک کے بادشاہ اپنی پریشانیوں کے حل کے لئے جاتے تھے۔ جناب عبداللہ اور جناب آمنہ کی شادی کو کچھ ہی دن ہوئے تھے۔ ایک روز سطیح آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ناگاہ اسے کوئی غیر معمولی منظر دکھائی دیا۔ اس نے دیکھا کہ تارے دن میں نکل آئے ہیں اور ان سے آگ اور دھواں اٹھ رہا ہے اور بعض تارے

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۹۹ و ۳۲۳

ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہیں۔ اس کو تعجب ہوا۔ اس نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ رات کے وقت اسے پہاڑ پر لے جائیں۔

رات کے وقت سطیح کو پہاڑ پر لے جایا گیا۔ اس نے وہاں سے چمکتے نور دیکھے۔ اس نے غلاموں سے کہا کہ مجھے واپس لے چلو کیونکہ میں ان انوار میں عظیم علامتیں پاتا ہوں۔ اس سے سوال کیا گیا اے سطیح زمین و آسمان کو کیسا پایا؟ اس نے جواب دیا:

> ”میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ نور آسمان سے زمین پر نازل ہو رہے ہیں۔ میرا گمان یہ ہے کہ وہ نور اس مادر ہاشمی کے بطن میں منتقل ہو گیا ہے اور اس کی ولادت قریب ہے۔ اگر اس کی ولادت قریب ہے تو وائے ہو مجھ پر۔“

سطیح ساری رات ان انوار اور تاروں کے بارے میں سوچتا رہا۔ دوسرے دن اس نے اپنی قوم کو جمع کیا اور کہا: اے لوگو! کوئی عظیم واقعہ رونما ہونے والا ہے۔ کیونکہ میں کچھ نشانیاں دیکھ رہا ہوں لیکن اس واقعے کی مجھے خبر نہیں اور میں ان انوار کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں دوسرے کاہنوں کو خط لکھتا ہوں اور ان سے اس بارے میں دریافت کرتا ہوں۔

سطیح نے دوسرے کاہنوں کو خط لکھا۔ اس نے وَشَق نامی ایک بڑے کاہن کو بھی خط لکھا اور اس سے ان نوروں کے بارے میں دریافت کیا۔ وشق نے اس کے جواب میں لکھا: میں نے بھی کچھ نشانیاں دیکھی ہیں لیکن ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

سرزمین یمن میں زرقاء کاہنہ کی پیشینگوئی: یمن میں زرقاء نامی ایک ملکہ رہتی تھی جس کا شمار زمانہ کے بڑے کاہنوں اور جادوگروں میں ہوتا تھا۔ سطیح نے اسے بھی خط لکھا اور آسمان میں اس طرح کی علامتوں کے ظاہر ہونے کا سبب دریافت کیا۔ زرقاء نے خط کو پڑھا اور کہا: یہ نور محمد نامی ایک شخص سے متعلق ہے جو آل عبد مناف میں سے ہے اور عنقریب نبی بننے والا ہے۔ پھر اس نے سطیح کو اس طرح جواب لکھا:

> ”جان لو کہ آسمان سے ستاروں کا نازل ہونا اس ہاشمی کی ولادت کے قریب ہونے کی وجہ سے ہے۔ میرے خط کو پڑھتے ہی مکے کی طرف جاؤ۔ میں بھی وہیں جا رہی ہوں تاکہ

حقیقت کا پتہ چل جائے۔ مکے میں ہم ایک دوسری کی مدد سے اس مولود کے نور کو چمکنے سے قبل ہی خاموش کردیں گے۔"

سطیح نے زرقاء کا جواب ملتے ہی سفر کی تیاری کی اور بہت رویا۔ پھر اس نے کہا: میں اس آگ کی طرف جارہا ہوں جو شعلہ ور ہونے والی ہے۔ اگر اس آگ کو بجھا سکا تو یمامہ واپس آؤں گا اور اگر یہ کام انجام نہ دے سکا تو اسی وقت میں تم سے خداحافظی کرتا ہوں کیونکہ میں اس کے بعد شام چلا جاؤں گا اور مرتے دم تک وہیں رہوں گا۔

مکہ میں سطیح کی پیشینگوئی: سطیح اپنی قوم کو وداع کرکے یمامہ سے مکے کی طرف روانہ ہوا۔ وہ مکے پہنچا۔ قریش کے کچھ لوگ ایک جگہ جمع تھے۔ سطیح اسی طرف گیا۔ سطیح کو اس طرح اچانک اور بے خبر مکے میں دیکھ کر لوگوں کو بہت تعجب ہوا۔ انہوں نے سوال کیا: اے سطیح! کون سا عظیم امر تمہیں یہاں کھینچ لایا؟ سطیح نے جواب دیا: تمہارا خاندان بابرکت ہوگیا ہے۔

انہوں نے سطیح کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی، لیکن اس نے قبول نہیں کیا اور جواب میں کہا: مجھے قریش میں عبد مناف کی نسل کے سب سے بافضیلت شخص یعنی عبدالمطلب کی تلاش ہے۔

ابوجہل کو یہ بات بری لگی کہ اس کے اور قریش کے دوسرے بزرگوں کے ہوتے ہوئے، سطیح ان سے بے توجہی برتتے ہیں اور صرف عبدالمطلب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں جو اس بزم میں موجود بھی نہیں ہیں۔

سطیح کے آنے کی خبر خاندان عبد مناف تک پہنچی اور جناب ابوطالب اپنے بھائیوں کے ہمراہ اس کے پاس آئے۔ سطیح خانہ کعبہ کے سایے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ابھی وہ لوگ کعبے سے کچھ فاصلے پر تھے کہ جناب ابوطالب نے اپنی قیمتی شمشیر اپنے غلام کو دیا اور کہا: اسے میری طرف سے سطیح کو تحفے میں پیش کرو۔ غلام سطیح کے پاس پہنچا اور اسے خوشامدید کہا۔

سطیح نے اس سے سوال کیا: عرب کے کس قبیلے سے تمہارا تعلق ہے؟

ابوطالب نے اس کے علم کو آزمانے کے لئے جواب دیا: ہم بنی جمح سے ہیں۔

سطیح نے کہا: قریب آؤ اور اپنے ہاتھ کو میرے چہرے پر رکھو!

جناب ابوطالب قریب گئے اور اپنا ہاتھ سطیح کے چہرے پر رکھا۔ سطیح نے کہا:

"تم صاحب اخلاق کریم ہے۔ تمہیں نے ایک غلام کے ذریعے میرے لئے ایک شمشیر تحفے میں بھیجوائی۔ تمہارا خاندان بہترین خاندان اور تمہاری اور تمہارے بھائی کی نسل بہترین نسل ہے۔ تم اور تمہارے ساتھی سب نسل ہاشم سے ہو۔ بے شک تم اس نبی کے چچا ہو جس کا ذکر پرانی کتابوں میں آیا ہے۔ میں تم کو پہنچانتا ہوں اور تم اپنی نسل کو مجھ سے نہ چھپاؤ۔"

ولادت سے قبل محمدؐ اور علیؑ کے بارے میں خبر: جناب ابوطالب نے فرمایا: اے سطیح! شمشیر کے سلسلے میں تم نے صحیح کہا اور اچھے اوصاف بیان کئے۔ ہم چاہتے ہیں اس زمانے کے حالات ہم سے بیان کرو۔ سطیح نے جناب عبداللہ کی طرف اشارہ کرکے کہا: اس شخص کی نسل سے عنقریب ایک نبی ظاہر ہوگا جو وحدانیت کی دعوت دے گا اور ایک شخص اس کی مدد کرے گا جو اس کا چچازاد بھائی ہوگا۔ بے شک اس فرزند کا باپ تو ہی ہے۔

لوگوں نے کہا: اے سطیح ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس نبی کی کچھ صفات بیان کریں۔ سطیح نے آنحضرت کے صفات بیان کئے اور کہا کہ اس کا نام توریت و انجیل میں مشہور ہے۔ آسمان میں اس کا نام احمد اور زمین پر محمد ہوگا۔

ابوطالب نے کہا: "اے سطیح! اس شخص کے اوصاف بیان کرو جس کے بارے میں تونے بتایا کہ اس کی مدد کرے گا اور اس کا قریبی رشتہ دار ہے۔"

سطیح نے جناب امیر المومنینؑ کے اوصاف بیان کئے اور آپ کو ایک بہادر شیر کے نام سے یاد کیا اور لوگوں کو پیغمبر کے بعد ان کے وصی ہونے کے بارے میں بتایا۔ پھر کہا: "اس کا نام توریت میں بریّا، انجیل میں ایلیا اور عرب میں علی ہے۔"

پھر ایک لمحے کے لئے اس نے کچھ سوچا۔ پھر ابوطالب سے کہا: اے مرد بزرگوار! اپنے ہاتھ کو دوبارہ میرے چہرے پر رکھو۔ ابوطالب نے اپنے ہاتھ کو سطیح کے چہرے پر رکھا۔ سطیح نے جناب عبداللہ اور ابوطالب کے نام بتائے جب کہ کسی نے ان کے نام اسے نہیں بتائے تھے۔ پھر اس نے کہا:

"اے ابوطالب ! اپنے بھائی عبداللہ کا ہاتھ پکڑو کہ تمہارا خوش قسمتی کا تارہ طلوع ہو چکا ہے۔ تم دونوں کا بہت بڑا مقام ہے کیونکہ محمد تمہارے بھائی کا اور علی تمہارا فرزند ہے۔"

ابوجہل کا اعتراض: سطیح کی یہ خوش خبری بہت جلد سارے قریش والوں کے کانوں تک پہنچ گئی۔ اس کی باتیں ابوجہل کو گراں گزریں۔ اس نے بلند آواز میں کہا:

"اے لوگو! قبیلہ قریش میں بنی ہاشم ایک بار پھر برتری حاصل کر رہے ہیں اور ایسا پہلی بار نہیں ہو رہا ہے۔ اس پیغمبر اور اس کے وزیر کے بارے تم نے سطیح کی پیشینگوئی کو سنا جو ہمارے دین کو فاسد کریں گے۔"

اسی درمیان جناب ابوطالب کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا:

"قریش والو! شک نہ کرو اور جو سنا اسے انکار نہ کرو کیونکہ سبھی جانتے ہیں کہ رتبہ میں ہم سب سے اعلیٰ ہیں۔ چاہ زمزم کو ہم نے کھودا ہے۔ خدا کی قسم! سطیح جھوٹا نہیں ہے اور اس کی باتوں میں دلیل و برہان ہے۔"

ابوجہل کی سازش: سطیح کی باتیں پورے مکے میں پھیل گئیں۔ دوسرے دن صبح سویرے ابوجہل گھر سے نکلا اور اپنے دوستوں اور رشتے داروں کے ساتھ اس جگہ پہنچا جہاں لوگ جمع ہوتے تھے۔ سورج چڑھنے کے بعد جب بھیڑ جمع ہو گئی تو ابوجہل کھڑا ہوا اور لوگوں کو مخاطب کیا:

"اے لوگوں! کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہارا دین ختم ہو جائے؟ خدا کی قسم! ان بھاری پتھروں کو سمندر تک لے جانا آسان ہے بنسبت اس خبر کے جو سطیح اس پیغمبر کے بارے میں دے رہا ہے جو ہمارے باپ داداؤں کے دین کو ختم کر دے گا۔ اگر تم اس بات پر راضی ہو تو مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں اور میں تمہارے شہر سے چلا جاتا ہوں، کیونکہ تم لوگوں نے ذلت و خواری کو پسند کر لیا اور تم سے دور رہنا تمہارے ساتھ رہنے سے بہتر ہے۔"

پھر وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا باہر نکلا اور مکے کے صحراؤں میں چلا گیا۔ اس کے دوست اور قریبی اس کے پاس پہنچے اور کہا: تم ہمارے بزرگ ہو۔ جو تمہاری رائے ہوگی ہم اسے مان لیں گے۔ ابو جہل جو اسی جملے کا منتظر تھا واپس آیا اور بولا:

"میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم سب ابوطالب کے گھر جاؤ اور ان کو سطیح کے سلسلے میں ملامت کرو اور ان سے کہو یا تو سطیح کو ہمارے حوالے کر دیں یا وہ ہمارے شہر سے چلا جائے۔ اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں مانا تو شمشیر اور موت ہمارے درمیان فیصلہ کرے گی۔"

جناب ابوطالب اور ابو جہل کا مقابلہ: جناب ابوطالب کو یہ خبر ملی کہ ابو جہل اپنے دوستوں اور رشتے داروں کے درمیان ان کے اور سطیح کے بارے میں یہ باتیں کر رہا ہے۔ جناب ابوطالب نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اپنی تلواروں کو اٹھاؤ اور جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

پھر آپ اس جگہ پہنچے جہاں ابو جہل اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ آپ کی ہیبت کو دیکھ کر سب گونگے ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ جناب ابوطالب مجمع کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور مجمع کے بیچ میں کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا:

"اے زمزم و صفا کے باشندو! اے ابوقبیس اور حرا کے رہنے والو! تم میں سے کون عبدالمطلب کے خاندان کی برائی کر رہا ہے؟ یہ جان لو کہ ایسا شخص مبعوث ہوگا جس کے اوصاف تمام انبیاء کی کتابیں اور توریت و انجیل میں بیان ہوئے ہیں۔ وہ اس دنیا میں آئے گا اور اس کے زمانے میں کوئی اس کے برابر کا نہ ہوگا۔ وہ خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوگا جس کے وجود میں نور موجزن ہوگا۔"

پھر آپ کعبے کی طرف گئے اور مجمع بھی آپ کے پیچھے پیچھے تھا سوائے ابو جہل کے جو ذلت و خواری کے ساتھ اپنی جگہ کھڑا تھا۔ جب کعبے کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا:

"اے کعبہ و حرم کا معبود! تیری تقدیر یہ ہے کہ اس پیغمبر کے ذریعے جس کی بشارت سطیح نے دی ہے ہماری شرافت و عزت میں اضافہ فرمائے۔ پالنے والے! اس امر کی نشانیوں کو جلد ظاہر فرمااور دشمنوں کے مکر وفریب سے کو ہم سے دور کر۔"

پیغمبر اسلامؐ کی نبوت کے بارے میں سطیح کی پیشینگوئی: جناب ابوطالب اس خطاب کے بعد کعبے کے پاس بیٹھ گئےاور لوگ ان کے ارد گرد جمع تھے۔ منبہ بن حجاج نامی ایک شخص اٹھااور لوگوں کو مخاطب کیا:

"اے ابوطالب! آپ نے اپنی عزت کو ہم پر ظاہر کر دیااور اپنے نور کو پہنچادیا۔ سب جانتے ہیں کہ آپ صاحب شرافت ہیں اور قبیلوں کے سردار بھی آپ کے فضائل سے واقف ہیں۔ اس کے باوجود آپ کاہنوں کی باتوں پر یقین کر رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ شیطان کے پیروکار ہیں اور جھوٹی باتیں ہم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ پر لازم ہے کہ سطیح کو ہمارے حوالے کریں یا پھر اس کی باتوں کے لئے کچھ نشانی ظاہر کریں، کیونکہ نبوت کے کچھ آثار اور دلائل ہوتے ہیں جن کے بغیر کوئی عقلمند اس بات کو قبول نہیں کرے گا۔"

جناب ابوطالب نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ سطیح کی باتیں درست ہیں اسے وہاں لانے کا حکم دیا۔ سطیح نے لوگوں کو مخاطب کرکے کہا:

"اے اہل قریش! تمہارا آپسی اختلاف بڑھ گیا ہے اور تمہارے دلوں میں غلط باتیں ہیں۔ تم عبد مناف کی اولاد کو اپنی زبان سے جھٹلاتے ہو اور جب وہ حقیقت بیان کرتے ہیں تو ان کی ملامت کرتے ہو؟ تم نے مجھے بلایا ہے تاکہ مجھ سے نبوت کی دلیلوں کے بارے میں سوال کرسکو اور میں بتوں کو توڑنے والے اور کاہنوں اور ساحروں کو ذلیل کرنے والے اس طاہر اور پاکیزہ پیغمبر کے سلسلے میں گفتگو کروں۔ خدا کی قسم! اس کے ظہور سے ہر گز ہم خوش نہیں ہوں گے کیونکہ اس کی ولادت کے وقت کاہنوں کی منزلت ختم ہوجائے گی۔ اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب وہ اس دنیا میں آئے گا تو پھر سطیح کے زندہ رہنے کی کوئی وجہ نہ ہوگی اور اس دن وہ موت کی خواہش کرے گا اور وہ خواہش بہت ہی قریب ہے۔"

تم اپنی بیویوں کو یہاں لاؤ تاکہ اس سے بھی عجیب بات تم پر ظاہر کروں جس میں ہر گز جھوٹ نہیں ہے۔ عورتوں کو میرے سامنے سے گذارو تاکہ میں تمہیں یہ بتاؤں کہ محمد کس کے بطن میں ہیں!

حامل ختم نبوت خاتون کے بارے میں اطلاع: سطیح کی باتیں سن کر لوگ اپنی اپنی بیویوں کو لیکر آئے۔ جناب ابوطالب جناب عبداللہ کے پاس آئے اور فرمایا: اپنی بیوی کو نہ لانا اور وہ خود بھی جناب فاطمہ بنت اسد کو ساتھ نہیں لائے۔ ساری عورتیں سطیح کے سامنے سے گذریں اور وہ انہیں دیکھ رہا تھا۔ ساری عورتیں گذر گئیں لیکن وہ کچھ نہیں بولا اور خاموش رہا۔

دشمن کسی بہانے کی تلاش میں تھا۔ انہوں نے کہا اے سطیح! زبان پر تالا کیوں لگ گیا ہے۔ کیا اپنی بات کو غلط سمجھ رہے ہو۔

سطیح نے آسمان کی طرف رخ کرکے کہا:

> "خدا کی قسم! میری بات غلط نہیں ہو سکتی۔ کعبے کی قسم! تمہاری دو عورتیں یہاں موجود نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک کے بطن میں محمد ہیں اور دوسرے کے بطن سے عنقریب ایک بچہ پیدا ہوگا جس کا نام امیر المومنین علی ہوگا اور وہی ہیں وارث علوم انبیاء اور آقائے اوصیاء۔"

جب سطیح نے یہ بات بیان کی تو جناب ابوطالب اور جناب عبداللہ گھر تشریف لے گئے اور جناب آمنہ اور جناب فاطمہ بنت اسد کو ساتھ لیکر آئے۔ جب وہ سطیح کے قریب پہنچیں تو سطیح نے روتے ہوئے جناب آمنہ کی طرف اشارہ کیا اور بلند آواز میں جناب ابوطالب سے کہا: اے صاحب شرافت! خدا کی قسم نور محمد اسی خاتون کے بطن میں ہے۔

جب جناب آمنہ سطیح کے قریب پہنچیں تو اس نے سوال کیا: کیا آپ حاملہ نہیں ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر سطیح نے قریش کو مخاطب کیا:

> "اب میرے دل کو سکون ملا۔ یہ خاتون عرب و عجم کی عورتوں کی سردار ہیں، کیونکہ وہ سب سے بلند مرتبت انسان کے نور کی محافظ ہیں۔ وائے ہو عرب پر عنقریب پیدا ہونے والے اس مولود سے۔ جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ مارا جائے گا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس پر ایمان لے آئیں۔"

سطیح نے جناب فاطمہ بنت اسد کی طرف ایک نظر دیکھا اور بیہوش ہوگیا۔ اسے ہوش میں لایا گیا۔ وہ روریا تھا اور پھر اس نے بلند آواز میں کہا:

"خدا کی قسم! یہ فاطمہ بنت اسد ہیں۔ وہی اس امام کی ماں ہیں جو بتوں کو توڑے گا اور وہی اس امیر کی ماں ہیں جو عرب کے بہادروں کو قتل کرے گا۔ اس کا نام امیر المومنین علی رکھا جائے گا۔ کتنے ہی پہلوانوں کو میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں جو اس کی تلوار کے ضرب سے خاک پر پڑے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ اسی پیغمبر کا چچازاد بھائی ہے جس پر اللہ تعالی کا درود و سلام ہو۔"

ولادت سے قبل سازش

پیغمبر اسلامؐ کے دشمنوں نے آپ کی ولادت سے قبل ہی آپ کو آپ کی والدہ گرامی کے ہمراہ قتل کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالی ہمیشہ اس باعظمت نور کی حفاظت کرتا رہا۔ ایک سازش تو ابو جہل کی تھی جو آسمانی معجزے کے ذریعے ناکام ہوئی اور دوسری سازش زرقائے یمانی کی تھی جس نے جناب آمنہ کی مشاطہ کی مدد سے آپ کو قتل کرنا چاہا لیکن دست قدرت نے اس سازش کو بھی ناکام بنادیا۔ ہم انہیں دو واقعات کا یہاں پر ذکر کرتے ہیں:

جناب آمنہ اور فاطمہ بنت اسد کے قتل کے لئے ابو جہل کی سازش: سطیح نے پیغمبر اسلامؐ اور حضرت علیؑ کی ولادت سے متعلق کچھ باتیں لوگوں کو بتائیں لیکن اہل قریش اس کی باتوں کو برداشت نہ کرسکے اور شمشیر سے اس پر حملہ کردیا۔ بنی ہاشم اور قریش کے کچھ اور لوگوں نے انہیں روکا۔ ابو جہل اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ وہ چلا رہا تھا: مجھے راستہ دو تاکہ میں اس کاہن کے پاس جاؤں اور اسے قتل کرکے اپنے دل کو سکون پہنچاؤں۔

جناب ابو طالب نے اس پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا:

"وائے ہو تجھ پر اے عرب کے ذلیل ترین شخص! تمہارے جیسا یہ باتیں کہہ رہا ہے جب کہ تیرا نام سب سے زیادہ ذلیل ہے۔"

پھر آپ نے تلوار سے ابو جہل پر ایک ضرب لگائی۔ لوگ آپ کے اور ابو جہل کے بیچ میں حائل ہو گئے ہے لیکن اس کے باوجود تلوار کی نوک ابو جہل کے سر پر لگی اور خون جاری ہو گیا۔ ابو جہل جو پہلے سے زیادہ ذلیل ہوا تھا چلایا:

"اے قبیلوں کے بزرگو! کیا تم ذلت و خواری کو سہنے کے لئے تیار ہو؟ سطیح، آمنہ، فاطمہ اور بنی ہاشم پر حملہ کرو اور انہیں قتل کردو اور ان کے فتنے کو خاموش کردو۔"

ابو جہل کے ساتھیوں نے جو اسی حکم کے منتظر تھے، سطیح پر حملہ کردیا۔ بنی ہاشم نے بھی نیام سے تلواریں نکال لیں اور جنگ شروع ہو گئی۔ عورتوں نے کعبے میں پناہ لیا۔ جناب آمنہ فرماتی ہیں: میں نے تلواروں کو دیکھا جو میرے آس پاس چل رہی ہیں اور مجھے قتل کرنا چاہتی ہیں تو مجھے اضطراب ہوا اور میرے شکم میں جو بچہ تھا اس میں جنبش پیدا ہوئی اور میں نے رونے کی آواز سنی۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک آواز آئی جس سے سب کی عقل زائل ہو گئی اور حملہ آور مرد اور عورتیں مردے کی طرح منہ کے بل زمین پر گر پڑے۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

میں نے اوپر کی طرف رخ کیا تو دیکھا کہ آسمان کے دروازے وا ہو گئے ہیں اور ایک گھوڑ سوار جس کے ہاتھ میں آگ کا ایک گرز ہے نیچے آرہا ہے اور یہ ندا دے رہا ہے کہ: اللہ تعالی کے پیغمبر تک تمہاری رسائی ممکن نہیں۔ میں ان کا بھائی جبرئیل ہوں۔ اس وقت مجھے سکون ملا اور سب کو میرے بیٹے محمد کی نبوت پر دلیلیں مل گئیں۔

ولادت کے سلسلے میں سطیح کی آخری پیشنگوئی: حملہ آور زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ بنی ہاشم اپنے گھروں کو واپس جا چکے تھے۔ جناب ابوطالب نے جناب عبداللہ کا ہاتھ پکڑا اور کعبے کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالی کی کرامتوں اور بشارتوں کے سلسلے میں گفتگو کرنے لگے۔ حملہ آور تین گھنٹے تک زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ ہوش آنے کے بعد وہ لوگ متفرق ہو گئے۔ منبہ بن حجاج جناب ابوطالب کے پاس آیا اور کہنے لگا:

"تم عظیم مرتبت ہو، لیکن ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ سطیح کو ہمارے پاس سے ہٹا دیجئے۔ اگر سطیح کی باتیں درست ہیں تو عبداللہ کے فرزند محمد کی مدد کرنے کے لئے ہم زیادہ مستحق ہیں۔"

جناب ابوطالب نے اس کی غلطی کو معاف کر دیا اور کہا: تمہاری ناپسندیدگی کی وجہ سے میں اسے یہاں سے لے جاتا ہوں لیکن عنقریب اس کی باتوں کی صداقت ظاہر ہو جائے گی۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ سطیح کو حاضر کیا جائے۔ آپ نے سطیح سے پوچھا کیا تم جانتے ہو تمہیں کس لئے بلایا ہے؟ سطیح نے جواب دیا:

> "ہاں! تم نے مجھے یہاں بلایا ہے تا کہ مجھ سے یہ کہو کہ میں یہاں سے چلا جاؤں اور تمہاری آبادی سے دور ہو جاؤں۔ میں خود جا رہا ہوں۔ اے لوگو! جب اس بشیر و نذیر کی ولادت ہو تو میرا اسلام اس تک پہنچانا اور یہ کہنا کہ سطیح نے تمہاری ولادت کی خبر دی تھی لیکن ہم نے اسے جھوٹا کہا اور اپنے پاس سے اسے بھگا دیا۔ یہ جان لو کہ تمہارے پاس بشارت دینے والی ایک عورت آئے گی جو مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہے اور وہ یہیں زندگی گزارے گی۔"

اس کے بعد سطیح بنی ہاشم سے خداحافظی کر کے اونٹ پر سوار ہوا اور مکے سے نکل گیا۔

مکہ میں زرقائے یمانی کی پیشینگوئی: سطیح کے جانے کے کچھ گھنٹوں بعد لوگوں نے ایک گھوڑ سوار کو دیکھا جو تیزی سے چلا آ رہا ہے۔ کسی نے کہا یہ یمن کی کاہنہ اور جادوگر زرقاء ہے جو سطیح کے قول کے مطابق ہمارے پاس آ رہی ہے۔ ابھی اس کی باتیں ختم نہیں ہوئی تھیں کہ زرقاء مجمع کے قریب پہنچ گئی اور بلند آواز سے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا:

> "اے قریش کے لوگو! میں نے اپنے گھر بار کو چھوڑا، اپنے ملک کو خیر باد کہا اور شہر بہ شہر پھرتی رہی۔ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ تمہارے پاس آؤں اور ایک ایسی خبر تمہیں دوں جس کے ظہور کا وقت قریب آ چکا ہے۔ بہت جلد تمہارے شہر میں عجیب باتیں رونما ہوں گی۔ اگر تم اجازت دو تو گھوڑے سے اتروں ورنہ واپس چلی جاؤں۔"

اہل قریش نے اس سے گھوڑے سے نیچے آنے کی درخواست کی اور پوچھا: کیا تم وہی سطیح والی باتیں بیان کرنا چاہتی ہو؟ زرقاء نے جواب دیا:

> "میں آئی ہوں تا کہ تمہیں بشارت دوں اور تمہیں ڈراؤں۔ یہ خبر اور خوف صرف میرے لئے نہیں ہے بلکہ میرے اور تمہارے دونوں کے لئے ہے۔ یہ جان لو کہ اس شخص

کے ظہور کا وقت قریب ہوگیا ہے جو اسی سرزمین سے متعلق ہے اور اللہ کا بھیجا ہوا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے۔ اس کا نام محمد ہے۔ ایک ایسا شخص اس کی مدد کرے گا اور اس کا دست و بازو بنے گا جو نسب میں اس سے سب سے قریبی ہوگا، وہ بہادروں سے مقابلہ کرنے والا اور گرجنے والے شیر کی طرح ہے۔ اس کا نام علی ہے اور اس کے بازو بہت مضبوط ہیں۔ لیکن میرے لئے آگ بہتر ہے اس دنیا کی ذلت و خواری سے۔ میں ہرگز اس پیغمبر پر ایمان نہ لاؤں گی۔ یہ بھی جان لو کہ سطیح نے جو کہا ہے وہ صحیح ہے۔"

مجمع سطیح کا نام سن کر خاموش ہوگیا۔ زرقاء نے ابوطالب اور عبداللہ پر ایک نظر ڈالی اور کہا: اے عبداللہ! وہ نور جو تمہاری پیشانی پر تھا کیا ہوا؟ عبداللہ نے جواب دیا وہ نور میری بیوی کی پیشانی میں منتقل ہوگیا ہے۔ زرقاء نے کہا: بے شک آمنہ اس نور کی حفاظت کی مستحق ہیں۔

پھر اس نے چلا کر کہا: اے عزت و شوکت والو! یہ جان لو کہ اس کی ولادت قریب ہے۔ اب یہاں سے جاؤ اور کل صبح دوبارہ آؤ تاکہ میں ان باتوں کو بیان کروں۔ لوگ اس کی باتوں کو سن کر متفرق ہوگئے۔

پیغمبر اسلامؐ کے بارے میں سطیح اور زرقاء کی گفتگو: رات کا ایک پہر گذر چکا تھا جب زرقاء سطیح کے پاس گئی جو مکے کے باہر خیمہ زن تھا۔ اس نے سطیح سے کہا اس سلسلے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ سطیح نے جواب دیا: میں نے بہت عجیب چیزیں دیکھی ہیں کیونکہ پیغمبر کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ پھر سطیح نے مکے میں اس کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کو زرقاء سے بیان کئے۔ زرقاء نے اس سے سوال کیا تم مجھے کیا نصیحت کرتے ہو؟ سطیح نے جواب دیا:

"میری عمر بہت زیادہ ہے اور اگر ذلت کا خوف نہ ہوتا تو کہتا کہ مجھے اس زندگی سے چھٹکارا دے دیا جائے۔ لیکن میں شام جاؤں گا اور وہیں رہوں گا یہاں تک کہ مجھے بخار آئے اور ان کی ولادت سے پہلے ہی مر جاؤں۔ مجھ میں ان کی مخالفت کرنے کی ہمت نہیں ہے اور ان کے دور میں زندہ نہیں رہنا چاہتا کیونکہ اللہ تعالی ان کی حمایت کرے گا اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوگا۔"

زرقاء نے کہا: تمہارے مددگار کہاں ہیں؟ وہ کیوں تمہاری مدد نہیں کرتے تاکہ آمنہ کو ان کے بچے کی ولادت سے پہلے ہی قتل کردیں؟

سطیح نے جواب دیا:

"اے زرقاء! کیا کوئی آمنہ پر تعرض کرسکتا ہے؟! لطیف و خبیر پروردگار اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔ میں اور میرے ساتھی ان کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے اور تمہیں بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آمنہ کو کوئی نقصان نہ پہنچاؤ کیونکہ زمین و آسمان کا خدا ان کا محافظ ہے۔ اگر میری نصیحت کو نہیں مانتی تو مجھے معاف کرو کہ میں تمہاری اس بات سے متفق نہیں ہوں، کیونکہ ایک نہ ایک دن مرنا ہے اور اللہ کے سامنے جواب دینا ہے۔"

زرقاء اس کی یہ بات سن کرمکے واپس آئی اور صبح تک جاگتی رہی اور اپنے ان کاموں کو آگے بڑھانے کے بارے میں سوچتی رہی۔

ولادت سے قبل نور محمدیؐ کی چمک: صبح کے وقت زرقاء محلّہ بنی ہاشم میں گئی اور کہا: اللہ آج آپ کو نعمتوں سے نوازے! جب وہ شخص جس کا بیان توریت و انجیل میں ہوا ہے ظہور کرے گا تو وائے ہو اس پر جو اس کی مخالفت کرے اور بہت خوش قسمت ہے وہ جو اس کا پیروکار بن جائے۔ وہ پیغمبر تم میں سے ہے۔

بنی ہاشم اس کی باتوں سے خوش ہوئے۔ جناب ابوطالب نے کہا: اگر تمہاری کوئی خواہش ہے تو بیان کرو تاکہ پوری کردی جائے۔ زرقا نے جواب دیا: میں آمنہ کے پاس جانا چاہتی ہوں۔ اسے آمنہ کے گھر لے جایا گیا۔ جب آمنہ نے دروازہ کھولا تو ان کی پیشانی سے ایک نور ساطع ہوا جسے دیکھ کر زرقاء حیرت زدہ ہوگئی اور حسد و غصے کی وجہ سے وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہی۔ پھر وہ گھر میں داخل ہوئی۔ اس کے لئے کھانا لایا گیا لیکن اس نے نہیں کھایا اور کہا: تمہارا بچہ بہت عجیب ہے اور عنقریب سارے بت ٹوٹ جائیں گے اور ان کی عبادت کرنے والے پر ہلاکت سایہ فکن ہوگی۔

پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کے سلسلے میں اجنہ کی پیشینگوئی: پھر زرقاء ان کے گھر سے اس حالت میں باہر نکلی کہ اپنے ذہن میں آمنہ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنارہی تھی۔ وہ روز سطیح کے پاس جاتی اور اس سے

مدد مانگتی لیکن سطیح نے اس کے کاموں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ کچھ دن اسی طرح گذر گئے۔ ایک رات زرقاء اور آمنہ کی مشاطہ تکنا ایک کمرے میں سو رہی تھیں۔ آدھی رات کو تکنا کی آنکھ کھل گئی تو اس نے دیکھا کوئی شخص زرقاء کے سرہانے بیٹھا ہوا ہے اور کہہ رہا ہے: یمن کی ملکہ اور کاہنہ مکہ آئی ہوئی ہے اور بہت جلد اپنے اس کام سے پشیمان ہوگی۔ زرقاء یہ سنتے ہی اٹھ کر بیٹھ گئی اور کہا: اتنے دنوں تک کیوں غائب تھے؟ اس نے جواب دیا:

"وائے ہو تم پر زرقاء! ہم پر ایک بڑی مصیبت آن پڑی ہے۔ کچھ دن پہلے تک ہم آسمان پر جاتے تھے اور باتوں کو سنتے تھے، لیکن اب ہمیں نکال دیا گیا ہے۔ ہم نے سنا کہ منادی ندا کر رہا ہے: اللہ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ بتوں کو توڑنے والے اور اس کی عبادت کو ظاہر کرنے والے کو اس دنیا میں لائے لہٰذا شیطانوں کو آسمان پر آنے سے روکو۔ پھر فرشتوں نے آگ کے شہاب سے ہم پر حملہ کیا اور ہم درخت خرمے کے تنے کی طرح زمین پر گر پڑے۔ اب میں یہاں پر آیا ہوں تاکہ تمہیں اس ارادے سے باز رکھوں۔"

زرقاء نے کہا: مجھ سے دور ہو جاؤ، میں اس مولود کو قتل کرنا چاہتی ہوں اور میں یہ کام ضرور انجام دوں گی۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور تکنا نے اس کے بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہا۔

آمنہ کو قتل کرنے کے لئے زرقاء اور تکنا کی سازش: تکنا نے دوسرے دن صبح زرقاء سے پوچھا: کیا بات ہے میں تجھے پریشان دیکھ رہی ہوں؟ اس نے جواب دیا: اے میری بہن! میں اپنے شہر اور ملک سے یہاں آئی ہوں اور یہی میری پریشانی کا سبب ہے۔ تکنا نے پوچھا: تم کیوں اپنے شہر سے خارج ہوئی؟ زرقاء نے جواب دیا:

"اس مولود کی وجہ سے جو اللہ کی طرف بلائے گا، بتوں کو توڑے گا اور جادوگروں اور کاہنوں کو ذلیل کرے گا۔ تم جانتی ہو کہ آگ پر بیٹھنا ذلت و رسوائی کے برداشت کرنے سے بہتر ہے۔ اگر کوئی آمنہ کے قتل میں مدد کرنے والا مل جاتا تو میں اسے مال و دولت سے بے نیاز کر دیتی۔"

پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور ایک تھیلی اٹھا کر تکنا کو دی جس میں خاصی رقم تھی۔ پیسوں کو دیکھ کر تکنا کی نیت خراب ہو گئی۔ اس نے کہا: اے زرقاء! یہ بہت بڑا کام ہے اور بہت مشکل ہے۔ میں بنی ہاشم کی عورتوں کی مشاطہ ہوں اور میرے علاوہ کوئی اور تنہائی میں ان کے پاس نہیں جاتا۔ یہ اس کا اشارہ تھا کہ میں آمنہ کو قتل کر سکتی ہوں۔ زرقاء نے پیسے کی تھیلی کے اثر کو دیکھا اور ماحول کو مناسب دیکھتے ہوئے کہا:

"جب آمنہ کے پاس ان کے بالوں میں کنگھی کرنے جانا تو ایک زہریلے خنجر سے ان پر وار کرنا۔ جب زہر ان کے خون میں سرایت کر جائے گا تو ان کی موت یقینی ہے۔ اگر بنی ہاشم نے تمہیں مورد الزام ٹھرایا یا دیت کا مطالبہ کیا تو میں تمہیں رہا کراؤں گی اور ان سے تمہیں بچاؤں گی۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

تکنا نے جواب دیا:

"میں تیار ہوں۔ لیکن تم کچھ گھنٹوں کے لئے لوگوں کو آمنہ اور میرے پاس سے دور رکھو۔"

زرقاء نے کہا:

"میں اپنے غلاموں کو حکم دوں گی کہ بھیڑ اور اونٹ نحر کریں اور ایک عالیشان دعوت کا انتظام کریں تا کہ لوگ کچھ دیر کے لئے مشغول ہو جائیں اور اسی وقت تم اپنا کام پورا کرو۔"

سازش کی ناکامی: زرقاء نے اپنے آدمیوں کو بھیجا تا کہ مکے کی گلیوں میں اس کی دعوت کا اعلان کریں اور لوگوں کو بلائیں۔ پھر اس نے غلاموں کو حکم دیا کہ مختلف قسم کے کھانے اور پینے کے سامان دستر خوان پر سجادئے جائیں تا کہ لوگ مشغول رہیں۔ جب سب دستر خوان پر تھے تو زرقاء تکنا کے پاس آئی اور کہا اب اپنا کام انجام دو۔

تنکا ایک زہریلا خنجر لیکر آمنہ کے پاس آئی۔ آمنہ نے اسے خوش آمدید کہا اور پوچھا آج کیوں دیر سے آئی؟ زرقاء نے جواب دیا: کوئی اہم کام پیش آگیا تھا۔ اے آمنہ! میرے پاس آؤ تا کہ میں تمہارے بال درست کر دوں۔

جناب آمنہ اس کے سامنے بیٹھ گئیں۔ان کی پشت تکنا کی طرف تھی۔تکنا ان کے بالوں میں کنگھا کرنے لگی۔ پھر اس نے اپنے خنجر سے ان کی پشت پر مارنا چاہا لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کا دل بیٹھ رہا ہے اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا ہے۔ پھر کسی نے تکنا کے ہاتھ پر مارا جس سے خنجر زمین پر گر گیا۔ تکنا کو جب محسوس ہوا کہ زرقاء کا منصوبہ ناکام ہو رہا ہے تو کہا: وائے ہو مجھ پر!

جناب آمنہ نے پلٹ کر تکنا کی طرف دیکھا تو زمین پر پڑا ہوا خنجر نظر آیا۔ انہوں خوف کے مارے ایک چیخ ماری۔ ان کی آواز سن کر عورتیں جمع ہوئیں اور پوچھا: کس بات سے تم خوفزدہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: وائے ہو تم پر! دیکھ نہیں رہی ہو تکنا خنجر سے مجھے قتل کرنا چاہتی تھی۔

ان عورتوں نے تکنا سے سوال کیا: "اے تکنا! تم کو کیا ہو گیا ہے؟ تم آمنہ کو کیوں قتل کرنا چاہتی تھی؟"

اس نے جواب دیا: "میں آمنہ کو قتل کرنا چاہتی تھی لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس گناہ کو مجھ سے دور کیا۔ آمنہ نے کہا: اس اللہ کا شکر جس نے مجھے تمہارے اقدام سے بچایا۔"

عورتوں نے اس سے پوچھا: "کس بات نے تمہیں اس امر پر مجبور کیا؟" اس نے جواب دیا: "دنیا کی لالچ نے مجھ سے یہ کام کروایا۔" پھر اس نے زرقاء اور اپنی رویداد بیان کی اور کہا کہ فوراً زرقاء کے پاس جاؤ اور قبل اس کے کہ وہ فرار ہو اسے قتل کرو۔ تکنا یہ کہہ کر زمین پر گری اور مر گئی۔

عورتوں نے جب یہ منظر دیکھا تو ایک چیخ ماری۔ بنی ہاشم کے مرد فوراً وہاں پہنچے۔ انہوں نے تکنا کے بے جان جسم کو زمین پر پڑا ہوا پایا جس کے پاس ایک خنجر بھی تھا اور جناب آمنہ کے نور میں ایک خاص چمک آ گئی تھی۔ جب تکنا، زرقاء اور جناب آمنہ کے قتل کی سازش کی خبر جناب ابوطالب کو ملی تو آپ گھر سے باہر آئے اور حکم دیا کہ زرقاء کو گرفتار کیا جائے۔

زرقاء تک یہ خبر پہنچی تو خوف کی وجہ سے وہ فرار ہو گئی۔ بنی ہاشم اور دوسرے لوگوں نے اس کا پیچھا کیا لیکن وہ نہ ملی۔ جب ابوجہل کو اس واقعے کی خبر ملی تو اس نے سطیح کو خبردار کرنے کے لئے جو ابھی مکے کے باہر ہی پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا، کہا: میں چاہتا تھا کہ آمنہ قتل ہو جائیں لیکن ابھی ان کی موت نہیں آئی تھی! اب میں چاہتا ہوں کہ سطیح، زرقاء سے بہتر منصوبہ بنائے اور آمنہ کو ضرور قتل کرے۔

ابو جہل کی بات سطح تک پہنچی لیکن اس نے فوراً سامان سفر تیار کیا اور شام کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے قتل کی ساری سازشوں کو ناکام بنا دیا اور کوئی شخص ان کے مقدس وجود کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکا۔

آنحضرتؐ کی شب ولادت

آنحضرتؐ کی شب ولادت میں دنیا میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ عالم ملکوت میں جنت اور نہر کوثر کو سجایا گیا۔ اس رات فرشتے بھی آسمان اور زمین کے بیچ صعود و نزول کر رہے تھے اور اس جشن کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کر رہے تھے۔

حضرت محمدؐ کی عظمت نے ساری مخلوقات کو متاثر کیا تھا۔ پہاڑ، پتھر، درخت اور جانور بھی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ ستاروں میں تبدیلی پیدا ہوئی اور ان میں کچھ حرکت پیدا ہو گئی تھی۔ کعبہ متلاطم تھا اور بتوں کو منہ کے بل زمین پر گرا رہا تھا۔

شیاطین خوفزدہ تھے اور آسمان سے نکال دیئے گئے تھے۔ سارے بت اپنے خاتمے کا اعلان کر رہے تھے اور منہ کے بل زمین پر گر رہے تھے۔ آتشکدہ اور کفر کی پرستشگاہوں کا بھی یہی حال تھا۔

شب میلاد میں بہشت[1]: اللہ تعالیٰ کے حکم سے آنحضرتؐ کی شب ولادت میں جنت میں ستر ہزار محل یاقوت سرخ کے اور ستر ہزار محل چمکتے ہیرے کے بنائے گئے جن کے نام ولادت کے محل رکھے گئے۔ پھر جنت سے کہا گیا کہ خوش ہو جاؤ اور خود کو آراستہ کرو کہ تمہارے چاہنے والوں کے پیغمبر کی ولادت ہو گئی۔ جنت یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئی اور قیامت تک خوش رہے گی۔ پھر نہر کوثر کو آراستہ کیا گیا اور اس میں حرکت پیدا ہوئی اور سات لاکھ جنتی محل پر دُر و یاقوت نچھاور کیا۔

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۶۱؛ روضۃ الواعظین، ص ۶۷؛ حلیۃ الابرار (ج ۱)، ص ۲۵؛ مناقب آل ابی طالب (ج ۱)، ص ۳۰

شب میلاد میں فرشتے[1]: شب میلاد میں فرشتے آسمان پر جاتے تھے اور نازل ہوتے اور تسبیح و تقدیس کرتے تھے۔ پھر زمین و آسمان کے بیچ نور کے ستر ستون بنائے جن کے نور ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ اس رات استحیائیل نامی فرشتہ نے کوہ ابوقبیس پر کھڑے ہو کر بلند آواز میں کہا:

"اے مکے کے رہنے والو! آمنوا باللہ و رسولہ والنور الذی انزلنا۔ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور نازل کیئے گئے نور پر ایمان لاؤ۔"

جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا تو اللہ تعالی نے جبرئیل کو جنت سے چار علم لیکر زمین پر جانے کا حکم دیا۔ جبرئیل ان کو لیکر زمین پر نازل ہوئے اور ایک علم کو کوہ قاف پر رکھا۔ یہ علم ہرے رنگ کا تھا اور اس پر سفید رنگ سے دو سطروں میں لکھا ہوا تھا: لاالہ الا اللہ، محمد رسول اللہ۔

دوسرے علم کو کوہ ابوقبیس پر رکھا جس میں دو ٹکڑے تھے۔ ایک پر لاالہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

تیسرے علم کو کعبہ کے اوپر رکھا۔ اس میں بھی دو ٹکڑے تھے۔ پہلے ٹکڑے پر یہ لکھا تھا: زہے نصیب وہ شخص جو خدا اور محمد پر ایمان لے آئے۔ اور دوسرے پر یہ تحریر تھا: وائے ہو اس شخص پر جو اس کا انکار کرے اور اللہ کی طرف سے لائی ہوئی اس کی باتوں کے خلاف کچھ بولے۔

چوتھے علم کو بیت المقدس پر لہرایا۔ اس کا کپڑا سفید تھا اور کالے رنگ میں اس پر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں: اللہ کے سوا کوئی غالب آنے والا نہیں اور فتح اللہ اور محمد کی ہے۔

پھر جبرئیل نے ایک سرخ قندیل کعبے کے پاس نصب کی جس کی زنجیریں لعل و زمرد کی تھیں اور بغیر کسی چیز کے روشن تھیں۔

شب میلاد میں خلقت[1]: حضرت پیغمبر اسلامؐ کی شب ولادت میں دنیا اتنی نورانی ہو گئی تھی کہ جنات اور شیاطین خوفزدہ ہو کر آپس میں یہ کہنے لگے: زمین پر کوئی اہم واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس رات پتھر، مٹی اور

۱۔ احمد بن علی بن ابیطالب الطبرسی، الاحتجاج علی اہل اللجاج (ج ۱)، ص ۳۳۱؛ بحار الانوار (ج ۱۰)، ص ۴۵ و ج ۱۵ ص ۲۶۰ و ۲۸۹ و ج ۱۷ ص ۲۹۳؛ الفضائل، ص ۱۹ و ۲۰

درخت بھی شدت نور کی وجہ سے خوش تھے اور زمین و آسمان کے بیچ تمام مخلوقات اللہ تعالی کی تسبیح کر رہی تھیں۔

اس رات کوئی پہاڑ ایسا نہ تھا جس نے لا الہ الا اللہ نہ کہا ہو۔ درختوں کے پھل اور شاخ و برگ پیغمبرؐ کی ولادت کی خوشی میں چالیس روز تک اللہ تعالی کی حمد و ثنا میں مشغول تھے۔

شب میلاد میں ستارے[۲]: آنحضرتؐ کی شب ولادت میں ستارے حرکت میں آ گئے تھے اور زمین سے قریب ہو رہے تھے اور آسمان شہاب سے بھر گیا تھا۔ یہ سب دیکھ کر اہل مکہ نے خوفزدہ ہو کر کہا: شاید یہ وہ گھڑی ہے جس کی خبر اہل کتاب نے دی تھی۔ کچھ لوگ خوفزدہ ہو کر کسی بوڑھے عالم کے پاس گئے اور اس سے پوچھا: کیا یہ قیامت کے آثار ہیں؟ اس نے جواب دیا:

> "ان تاروں کو دیکھو جو دریا اور زمین پر تمہیں راستہ بتاتے ہیں اگر وہ حرکت میں آ گئے ہیں تو قیامت آ گئی ہے لیکن اگر وہ تارے اپنی جگہ پر موجود ہیں تو کوئی بڑا واقعہ رونما ہونے والا ہے۔"

مکے کے کسی بزرگ نے کہا: "گرمیوں اور جاڑوں کی پہچان کرانے والے تاروں کو دیکھو، اگر وہ اپنی جگہ سے حرکت کر چکے ہیں تو جان لو کہ دنیا تباہ ہو جائے گی لیکن اگر وہ تارے اپنی جگہ پر موجود ہیں اور دوسرے تارے حرکت میں ہیں تو یہ جان لو کہ کوئی بہت اہم واقعہ رونما ہونے والا ہے۔"

کچھ لوگ کسی کاہن کے پاس گئے اور تاروں کی اس حرکت کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا: "بنی ہاشم میں کوئی واقعہ رونما ہوا ہے اور حقیقت میں وہ لوگ صاحبان فضیلت ہیں۔ ان میں ایسا شخص پیدا ہوگا جو ظالموں کا خاتمہ کر دے گا۔"

۱۔ روضۃ الواعظین، ص ۶۵ و ۶۶؛ کمال الدین، ص ۱۹۶؛ بحار الانوار (ج ۱۰)، ص ۴۵ و ج ۱۵ ص ۲۵۷ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۷۴ و ۲۸۹ و ج ۱۷ ص ۲۹۳؛ مناقب آل ابی طالب (ج ۱)، ص ۳۰ و ۳۱؛ حلیۃ الابرار (ج ۱)، ص ۲۲ و ۲۵؛ شیخ صدوق، امالی الصدوق، ص ۳۶۰؛ الانوار البہیۃ فی تواریخ الحجج الالہیہ، ص ۳۱؛ الفضائل، ص ۲۰؛ الاحتجاج (ج ۱)، ص ۳۳۱

۲۔ احتجاج (ج ۱)، ص ۳۳۱؛ بحار الانوار (ج ۱۰)، ص ۴۵ و ج ۱۵ ص ۲۶ و ۲۵۷ و ۲۶۹ و ۲۷۴ و ۲۸۹ و ج ۱۷ ص ۲۹۳؛ مناقب آل ابی طالب (ج ۱)، ص ۳۰ و ۳۱؛ حلیۃ الابرار (ج ۱)، ص ۲۲؛ الانوار البہیۃ، ص ۳۱؛ امالی الصدوق، ص ۳۶۰؛ روضۃ الواعظین، ص ۶۵ و ۶۶؛ کمال الدین، ص ۱۹۶؛ الفضائل، ص ۲۰

شب میلاد میں کعبہ[۱]: پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کی پہلی نشانی جو مکے میں ظاہر ہوئی وہ خانہ کعبہ کالرزنا ہے جو تین دن تک رہااور سارے بت منہ کے بل زمیں پر گرپڑے اور ان کی صدائے فریاد بلند ہوئی۔ پھرآسمان سے ایک آواز سنائی دی: حق آگیااور باطل ختم گیااور باطل ختم ہونے والا ہے۔

پھراس کے بعد کعبے سے کسی ہاتف نے آواز دی: اے اہل قریش! بشیر و نذیر آگیا جس کے ساتھ ہمیشہ باقی رہنے والی عزت اور فائدے ہیں۔ وہ محمد خاتم انبیاء ہیں۔

جناب عبدالمطلب فرماتے ہیں: میں اپنے پوتے محمد کی ولادت کی شب کچھ دیر کعبے کے پاس تھا۔ میں نے دیکھا کہ سارے بت منہ کے بل زمین پر گرپڑے۔ پھر میں نے دیوار کعبے سے ایک آواز سنی:

> "مصطفیٰ کی ولادت ہوگئی اور کفار اس کے ہاتھوں ہلاک ہونگے۔ وہ کعبے کو بتوں سے پاک کریں گے اور لوگوں کو عبادت خدا کی طرف دعوت دیں گے۔"

اسی رات اللہ تعالی نے کعبے کے لئے سفید حریر کے پردے نازل کئے جس پر سیاہ رنگ سے یہ تحریر تھا:

> یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی الی اللہ باذنہ و سراجاً منیراً۔

وہ پردہ چالیس دنوں تک کعبے پر تھااور پھرآسمان پر چلاگیا۔ پھر اللہ تعالی نے ایک بادل کو حکم دیا کہ اسی رات کعبے کے اوپر جائے اور زعفران و مشک و عنبر اس پر برسائے۔ وہ بادل صبح تک کعبے پر زعفران و مشک وعنبر کی بارش کرتارہا۔ جب لوگ جمع ہوگئے تو وہ بادل اوپر چلاگیااور صرف کعبے پر برسنے لگا۔

اسی رات امر غیبی سے سارے بت کعبے سے باہر لائے گے اور حجرالاسود کے قریب منہ کے بل گر پڑے۔

شب میلاد میں شیاطین[۱]: آنحضرتؐ کی شب میلاد میں ابلیس کو محسوس ہوا کہ دنیا میں کچھ تبدیلیاں واقع ہورہی ہیں۔ وہ اصل ماجرا کو سمجھنے کے لئے آسمان کی طرف گیا، لیکن اسے آسمان پر جانے سے روکا

۱۔ مناقب آل ابی طالب (ج۱)، ص ۳۰؛ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۶۱ و ۲۷۴ و ۲۸۹ و ۲۹۰؛ سیرۃ حلبیۃ، ص ۱۰۳ و ۱۰۵؛ روضۃ الواعظین، ص ۶۷؛ حلیۃ الابرار (ج۱)، ص ۲۵؛ الفضائل، ص ۲۰ و ۲۱

گیااور وہ واپس آ گیا۔ حضرت عیسی کی پیدائش کے بعد ابلیس کو تین آسمان تک جانے سے روکا گیا تھا لیکن حضرت محمدؐ کی ولادت کے بعد اسے ساتوں آسمانوں سے بھگا دیا گیا۔

کچھ شیطانوں نے جو چوری چھپے آسمان کی باتیں سنتے تھے آسمان پر جانا چاہا لیکن فرشتوں نے آتشی گولوں سے ان پر حملہ کرکے انہیں آسمان سے دور کیا۔ یہ شیاطین ابلیس کے پاس آئے اور کہا: ہم کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیااور آتشی گولے سے ہم پر حملہ کیا گیا۔ ابلیس نے ایک چیخ ماری۔ سارے شیطان اس کے پاس جمع ہوگئے اور پوچھا: اے میرے آقا! کس بات نے تمہیں خوفزدہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا:

> "وائے ہو تم پر! آج رات میں زمین وآسمان کو متغیر پا رہا ہوں۔ ضرور زمین پر کوئی واقعہ پیش آیا ہے اور عیسی کے آسمان پر جانے کے بعد سے اتنا بڑا واقعہ رونما نہیں ہوا ہے۔ جاؤاور یہ معلوم کرو کہ کون سا واقعہ رونما ہونے والا ہے۔"

سارے شیطان گئے اور دنیا کا چکر لگا کر واپس آگئے اور کہا: ہم نے کوئی غیر معمولی بات نہیں دیکھی۔ ابلیس نے کہا: کوئی عظیم واقعہ ضرور زمین پر رونما ہوا ہے۔ ہر زمین کی خاک میرے لئے لیکر آؤ۔ شیطانوں نے ہر زمین کی مٹی لا کر دی۔ شیطان ہر مٹی کو سونگھتا رہا یہاں تک کہ مکے کی مٹی کی باری آئی۔ اس نے کہا وہ واقعہ اسی زمیں پر رونما ہوا ہے۔ میں اس کی تلاش میں جاتا ہوں۔

شیطان پوری دنیا کا چکر لگاتے ہوئے حرم کے حدود میں پہنچا۔ اس نے وہاں فرشتوں کو دیکھا۔ سب سے آگے جبرئیل تھے اور وہ مکے کی حفاظت کر رہے تھے۔ ابلیس نے مکے میں داخل ہونا چاہا لیکن جبرئیل نے چلا کر کہا: اے ملعون! دور ہو جا اور آگے نہ آ۔

ابلیس جبرئیل کی فریاد سن کر واپس ہوا اور کوہ حرا کی سمت سے مکے میں داخل ہونا چاہا۔ لیکن پھر جبرئیل نے اسے جانے سے روکا اور کہا: جس راستے سے آئے ہو اسی سے واپس جاؤ۔ خدا تم پر لعنت کرے۔

ا۔ الاحتجاج (ج ا)، ص ۳۳۱؛ کمال الدین، ص ۱۹۶؛ مناقب آل ابی طالب (ج ا)، ص ۳۰ و ۳۱؛ الفضائل، ص ۱۸؛ امالی الصدوق، ص ۳۶۰ و ۳۶۱؛ الانوار البہیۃ، ص ۳۱ و ۳۳؛ حلیۃ الابرار (ج ا)، ص ۲۲ و ۲۴؛ روضۃ الواعظین، ص ۶۵ و ۶۶، بحار الانوار (ج ۱۰)، ص ۴۵ و ج ۱۵ ص ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۶۰ و ۲۶۹ و ۲۷۱ و ۲۷۴ و ۲۸۸ و ج ۱۷ ص ۲۹۳ و ج ۶۰ ص ۲۴۱؛ سیرہ حلبیۃ، ص ۱۰۰

ابلیس نے پوچھا: اے جبرئیل! ایک سوال ہے، کون سا واقعہ رونما ہونے والا ہے؟ کیوں فرشتے زمین پر جمع ہوئے ہیں؟

جبرئیل نے جواب دیا: "اس امت کے پیغمبر، خاتم انبیاء اور افضل پیغمبران محمد کی ولادت ہوئی ہے۔"

ابلیس نے پوچھا کیا میں اس کو گمراہ کر سکتا ہوں؟ جبرئیل نے جواب دیا: "ہر گز نہیں"۔ اس نے پھر پوچھا: کیا میں اس کی امت کو گمراہ کر سکتا ہوں؟ جواب دیا: ہاں۔

ابلیس نے خوش ہو کر کہا: میں اسی مقدار پر راضی ہوں۔ پھر وہ یہ کہتے ہوئے بھاگا: دنیا کے سب سے اچھے انسان اور نیک بندے محمد ہیں۔ ابلیس اپنے سر پر خاک ڈالتے ہوئے دوسرے شیطانوں کے پاس واپس آیا اور کہنے لگا: اے میرے بچو! خلقت کے پہلے دن سے آج تک اتنی بڑی مصیبت مجھ پر نہیں پڑی تھی۔ انہوں نے پوچھا: تم پر کیا مصیبت پڑی ہے کہ تم غمگین ہو؟ اس نے جواب دیا:

> "آج رات ایک بچے کی ولادت ہوئی ہے۔ اس کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔ محمد لوگوں کو بتوں کی پرستش سے روکے گا اور اللہ تعالی کی طرف دعوت دے گا۔"

دوسرے شیطانوں نے بھی اس خبر کو سن کر اپنے سروں پر خاک ڈالی اور ابلیس کے ساتھ چالیس دن تک اس سوگ میں اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔

شب میلاد میں بت[۱]: آنحضرتؐ کی شب ولادت میں جو علامتیں ظاہر ہوئیں ان میں بتوں کا گرنا اور فریاد کرنا بھی شامل ہے۔ اس سے پہلے بھی کعبے کے اندر کے بتوں کے بارے میں بیان کیا جا چکا ہے۔

ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں ایک بت کے پاس سویا ہوا تھا۔ ناگاہ میں نے ایک آواز سنی کہ پیغمبر کی ولادت ہو گئی اور بادشاہ ذلیل و خوار ہوئے۔ ضلالت و گمراہی ختم ہوئی اور مشرکین کے جال ہٹ گئے۔

آنحضرتؐ کی شب ولادت میں قریش کے کچھ لوگ بت خانہ میں تھے۔ انہوں نے کچھ اونٹ نحر کئے تھے جسے کھا رہے تھے اور شراب پی رہے تھے۔ ناگاہ ایک بڑا سا بت جو وجہاں تھا منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ ان کو یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی۔ انہوں نے بت کو تین بار اس کی جگہ پر رکھا لیکن وہ پھر گر پڑا۔ تیسری بار ایک آواز سنائی دی:

۱۔ عبدالحسین، احمد امینی، نجفی، الغدیر (ج ۲)، ص ۱۰؛ محمد تقی سپہر، ناسخ التواریخ، جلد حضرت عیسی، جزء ۳، ص ۸۴

"مشرق و مغرب اس مولود کی نورانیت کی وجہ سے پر نور ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے سارے بت منہ کے بل زمین پر گر رہے ہیں اور اس کی ولادت سے سارے بادشاہ خوفزدہ ہیں۔ آتشکدہ کے پاس کی آگ گل ہو گئی اور ایران کا بادشاہ بہت اداس ہو کر سویا۔ کاہنوں کے جن ان کو غیب کی باتیں بتانے سے منع کر رہے ہیں۔ کوئی ایسا نہیں بچا جو صحیح یا غلط کسی خبر کا اعلان نہ کیا ہو۔ یہ مولود آل قصی میں ایک عجیب مولود ہے۔ اے لوگوں گمراہی سے باز آؤ اور اسلام اور اس کی بے انتہا منزلت کی طرف رخ کرو۔"

شب میلاد میں کفر کے مرکز: آن حضرتؐ کی شب ولادت میں بتوں کے سرنگون ہونے کے علاوہ کفر کے دو بڑے مرکز بھی نابود ہو گئے۔ پہلا مرکز آتشکدہ فارس تھا جس کی آگ کو محفوظ رکھنے کے لئے زرتشتیوں نے ہزار سال کوشش کی تھی اور یہ آگ کبھی نہیں بجھی تھی۔ لیکن اس رات اس معبد کی روشنی گل ہو گئی اور سارے مجوسی اور موبد حیرت میں پڑ گئے۔

دوسرا مرکز دریائے ساوہ تھا جس کی لوگ پرستش کرتے تھے۔ یہ دریا شب ولادت آنحضرتؐ میں ناگاہ خشک ہو گیا اور اس کی عبادت کرنے والے حیرت زدہ رہ گئے۔ اس طرح اللہ تعالی نے شب میلاد میں اس دنیا کو آپ کی بابرکت ولادت کے لئے آمادہ کیا۔

شب ولادت میں ادیان: آنحضرتؐ کی شب میلاد میں ایک طرف بادشاہوں اور دوسری طرف بزرگان دین کو عجیب نظارے دکھائی دئے۔ ایران میں انوشیروان نے اپنے ایوان مدائن کے ایک حصے کو گرتے ہوئے دیکھا۔ حبشہ میں نجاشی نے بھی عجیب خواب دیکھا۔ یہودی علما کو سرخ ستارے کے طلوع ہونے کی خبر ملی اور عیسائی پادریوں نے گرجاگھر کی محرابوں پر نام محمد لکھا ہوا پایا۔ زرتشتیوں نے ایک ہزار سالہ آگ کو کھو دیا۔ ان سارے واقعات نے پیغمبر اسلامؐ کی خبر ولادت کو پوری دنیا میں پھیلا دیا۔

یہودی کی فریاد[۱]: حضرتؐ کی ولادت کے ایک روز قبل ایک یہودی اپنے قلعے سے باہر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک مشعل تھی۔ اس نے چلا کر کہا: اے یہودیو! ۔ کچھ یہودی اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور پوچھا: کیا ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ تارہ طلوع ہو گیا جو احمد کی ولادت کی علامت ہے۔ وہ آج رات پیدا ہوں گے۔

حبیب راہب کی خبر[۲]: اس رات کوئی ایسا صومعہ یا گرجا گھر نہیں تھا جس کے محراب پر لفظ محمد نہ لکھا ہوا ہو۔ یہ نوشتہ صبح تک باقی تھا اور تمام راہبوں نے اسے دیکھا اور یہ جان گئے کہ پیغمبر آخر الزمان کی ولادت ہو چکی ہے۔ یہی واقعہ جناب آمنہ کے حمل کے پانچویں مہینے بھی رونما ہوا تھا۔

اسی رات کچھ لوگ حبیب راہب کے پاس گئے۔ وہی حبیب جس نے جناب آمنہ کے حمل کے پانچویں مہینے پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کی خبر جناب عبدالمطلب کو دی تھی۔ انہوں نے حبیب سے کہا: ان واقعات کے رونما ہونے کی وجہ بیان کرو: کعبے کے لئے آسمان سے پردہ کا نازل ہونا، کعبے کے اندر بتوں کا سرنگون ہونا، ستاروں میں تبدیلی، آسمان کی چمک گرج اور سنائی دینے والی آوازوں کی کیا وجہ ہے؟ حبیب نے جواب دیا:

> ”تم جانتے ہو کہ میں تمہارے دین کا ماننے والا نہیں ہوں لیکن میں حق بات بیان کروں گا۔ اگر تم چاہو تو اسے قبول کرو ورنہ رد کر دو۔ یہ علامتیں اس پیغمبر کے لئے ہیں جو ہمارے درمیان بھیجا گیا ہے اور اس کا نام اور صفات توریت، زبور، انجیل اور دوسری آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔ وہ بتوں کی پرستش کو ختم کرے گا اور لوگوں کو اللہ تعالی کی طرف دعوت دے گا۔ وہ دنیا والوں کے لئے کاٹنے والی تلوار اور تیز نیزہ اور خوفناک تیر کی طرح ہوگا۔ دنیا کے سارے بادشاہ اور ظالم اس کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے۔ وائے ہو اہل کفر و طغیان اور بتوں کی عبادت کرنے والوں پر اس کی شمشیر و نیزہ و تیر سے! جو اس پر ایمان لائے گا اسے نجات مل جائے گی اور جو اس کا انکار کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔“

۱۔ علاؤالدین علی المتقی (مشہور بہ متقی ہندی)، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال (ج ۱۲)، ص ۴۴۴؛ البدایۃ والنہایۃ: ج ۲ ص ۳۲۶، ابن جوزی، الوفاء باحوال المصطفیؐ، ۸ ص ۷

۲۔ روضۃ الواعظین، ص ۶۵؛ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۵۷ و ۲۷۴ و ۲۸۹؛ مناقب آل ابی طالب (ج ۱)، ص ۳۰ و ۳۱؛ حلیۃ الابرار (ج ۱)، ص ۲۲؛ امالی الصدوق، ص ۳۶۰؛ الانوار البہیۃ، ص ۳۱؛ الفضائل، ص ۲۰ و ۲۱

بزرگان یہود کا بیان[۱]: آنحضرتؐ کی شب میلاد میں قبیلہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے بزرگ یہودی ایک جگہ جمع ہو کر پیغمبر کی صفات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا:

"یہ جان لو کہ سرخ تارہ طلوع ہو چکا ہے جو کبھی طلوع نہیں ہوتا سوائے کسی پیغمبر کی ولادت کے موقع پر۔ اور کوئی پیغمبر سوائے محمد کے نہیں بچا ہے اور یہ تارہ انہیں کی ولادت کی علامت ہے۔"

نجاشی بادشاہ حبشہ[۲]: اصحاب فیل کے واقعے کے بعد مکے کے دو لوگ نجاشی کے پاس گئے۔ جب وہ لوگ نجاشی کے پاس پہنچے تو اس نے سب سے پہلے یہ سوال کیا:

"کیا تمہارے درمیان کسی ایسے بچے کی پیدائش ہوئی ہے جس کے باپ نے اس کی ولادت سے قبل اس کو قربانی کرنے کا ارادہ کیا ہو اور اس کی ولادت کے بعد اس کو ذبح سے بچانے کے لئے، بہت سے اونٹ اور اس کے درمیان قرعہ اندازی ہوئی ہو، ہر بار قرعہ اس کے نام نکلا ہو اور اونٹوں کی تعداد بڑھنے کے بعد قرعہ ان کے نام نکلا ہو؟"

انہوں نے جواب دیا: ہاں اور اس کا نام عبداللہ ہے۔ نجاشی نے پوچھا اس وقت وہ کیا کر رہا ہے؟ جواب ملا: آمنہ بنت وہب نامی خاتون سے شادی کی اور اس کی بیوی حاملہ تھی کہ وہ مکہ سے باہر نکلا اور فوت ہو گیا۔

نجاشی نے پوچھا: کیا اس کے بیٹے کی ولادت ہو چکی ہے؟

جواب ملا: مکے سے ابرہہ کے چلے جانے کے بعد سے ہمیں آمنہ کی کوئی خبر نہیں ہے۔ لیکن ایک رات میں اپنے بت کے پاس گیا تو ایک آواز سنی کہ پیغمبر کی ولادت ہو گئی، بادشاہ ذلیل ہوئے اور گمراہی و شرک ختم ہوئی۔ پھر وہ بت سر کے بل زمین پر گر پڑا۔

دوسرے نے کہا میں بھی اسی رات کوہ ابوقبیس پر تھا۔ میں نے ایک شخص کو آسمان سے نازل ہوتے دیکھا جس کے دو سبز پر تھے۔ وہ شخص پہاڑ پر کھڑا ہو گیا اور مکے کی طرف رخ کر کے بولا: شیطان ذلیل ہوا اور بت باطل ہو گئے کیونکہ امین کی ولادت ہو گئی۔ اس کے پاس ایک کپڑا تھا۔ اس نے اسے کھولا جو مشرق و

۱۔ السیرۃ النبویۃ (ج ۱)، ص ۲۱۴؛ البدایۃ (ج ۲)، ص ۳۲۷

۲۔ سبل الہدی والرشاد، ص ۳۵۱

مغرب پر چھاگیااور میں نے دیکھا کہ جو کچھ روئے زمین پر ہے اتنا نورانی ہوگیا ہے کہ میری آنکھوں کو تکلیف ہورہی ہے۔ پھر اس نے اپنے پر کھولے اور اڑ کر کعبے کی چھت پر آیا۔ ناگاہ اس سے ایک نور ساطع ہوا جس نے پورے مکے کو منور کر دیا۔ پھر اس نے کہا: زمین پاک و پاکیزہ ہو گئی اور اس کی بہار آ گئی۔ پھر اس نے کعبے کے اوپر رکھے بتوں کی طرف اشارہ کیا اور وہ سب زمین پر گر پڑے۔

نجاشی نے ان دونوں کی روئیداد سننے کے بعد اپنی داستان بیان کی:

> "اسی رات جس کا آپ دونوں تذکرہ کر رہے ہیں میں بھی اپنے محل میں سویا ہوا تھا۔ ناگاہ دیکھا کہ زمین سے ایک سر اور گردن نکلی اور کہا: وائے ہو اصحاب فیل پر! ان پر ابابیل اور سجیل کے پتھروں سے حملہ کیا گیا۔ مکے و حرم میں ایک پیغمبر کی ولادت ہوئی ہے۔ جس نے اس کی دعوت پر لبیک کہی وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے ان سے دوری اختیار کی وہ ہلاک ہوگیا۔ پھر وہ سر زمین میں دھنس گیا اور نظروں سے غائب ہوگیا۔ میں چلانا چاہتا تھا لیکن میں ایسا نہ کر سکا۔ جب میں نے اٹھنا چاہا تو دیکھا میرے دونوں پیر خشک ہو گئے ہیں۔ ایک دن کے بعد اللہ نے میری زبان کھولی اور پیروں میں حرکت پیدا کی۔"

انوشیروان بادشاہ ایران[۱]: پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کے تین رات قبل ایران کے بادشاہ انوشیروان نے خواب میں دیکھا کہ اس کے محل کے کچھ کنگرے گر گئے ہیں۔ اس نے اپنے خواب کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ حضرت کی شب ولادت میں محل لرزنے لگا اور محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔

صبح جب انوشیروان خواب سے بیدار ہوا تو محل کی حالت دیکھ کر خوفزدہ ہوگیا۔ اس نے وزیروں، منجموں اور کاہنوں سے مشورہ کرنا مناسب سمجھا۔ اس نے وزیر اعظم، سارے وزراء اور کاہنوں اور منجموں کو دربار میں طلب کیا اور جو کچھ گذرا تھا اسے بیان کیا۔

۱۔ تاریخ مدینۃ دمشق (ج ۳۷)، ص ۳۶۱ و ۳۶۳؛ عیون الاثر (ج ۱)، ص ۴۱؛ تاریخ طبری (ج ۱)، ص ۵۷۹؛ السیرۃ النبویۃ (ج ۱)، ص ۲۱۵ و ۲۲۰ و ۳۴۱؛ کمال الدین، ص ۱۹۱، مناقب آل ابی طالب (ج ۱)، ص ۲۵ و ۲۹

اسی وقت تین اور خبریں بھی اسے ملیں۔ پہلی خبر یہ کہ آتشکدہ فارس کی ہزار سال پرانی آگ خاموش ہو گئی۔ دوسری خبر یہ کہ دریائے ساوہ خشک ہوگیا اور تیسری خبر یہ کہ ساوہ کے بیابان میں پانی جاری ہوگیا جب کہ وہ سالوں سے سوکھی تھی۔ انوشیر وان یہ خبریں سن کر پریشان ہوگیا۔

اس نے کاہنوں کے سردار کو جس کا نام سائب تھا آواز دی اور کہا: یہ کیسے واقعات رونما ہورہے ہیں؟ سائب نے دوسرے منجموں اور کاہنوں کے ساتھ بیٹھ کر مشورہ کیا، لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت کی ولادت کے روز ساحروں اور کاہنوں کے علم باطل ہوگئے تھے۔ اسی درمیان خبر ملی کہ کل رات سرزمین حجاز سے ایک نور آسمان کی طرف گیا جس سے ایران و روم کا آسمان روشن و منور ہوگیا۔

انوشیر وان نے نعمان بن منذر نامی اپنے والی کو یہ خط تحریر کیا۔ انوشیر وان شاہ شاہان کی طرف سے نعمان بن منذر کی طرف۔ کسی عالم شخص کو میرے پاس بھیجو جو میرے سوالوں کا جواب دے سکے۔

نعمان بن منذر نے عبدالمسیح بن عمرو بن حیان بن نفیلہ غسانی کو انوشیر وان کے پاس بھیجا۔ اسکی عمر ۳۰۰ برس تھی۔ شاہ نے اس سے پوچھا: کیا تم میرے سوالوں کا جواب جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا جو مجھے معلوم ہوگا اس کا جواب دوں گا اور نہیں معلوم ہوگا تو ایک شخص کو جانتا ہوں جسے جواب معلوم ہے۔

پھر انوشیر وان نے سارے واقعات بیان کئے اور ان کی وجہ دریافت کی۔ عبدالمسیح نے جواب دیا: سطیح نامی ایک شخص ہے جو شام میں رہتا ہے، وہ ان سوالوں کے جواب جانتا ہے۔ بادشاہ نے کہا: اس کے پاس جاؤ اور یہ واقعات اس سے بیان کرو اور جواب لیکر آؤ۔

عبدالمسیح ایران سے شام گیا۔ جب وہ سطیح کے پاس پہنچا تو وہ مرض الموت میں مبتلا تھا۔ اس نے سطیح کو سلام کیا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ جب اس نے اپنا تعارف کرایا اور آنے کی وجہ بیان کی تو سطیح نے آنکھیں کھولیں اور کہا:

> "ایران کے بادشاہ نے عبدالمسیح کو بھیجا ہے تا کہ ایوان کے چودہ طاق کے ٹوٹنے اور بیابان میں پانی ابلنے، دریائے ساوہ کے خشک ہونے اور ایک ہزار سال پرانی آگ کے خاموش ہونے کے بارے میں سوال کرے۔ اے عبدالمسیح! جب صاحب عصا کی ولادت ہوگی اور بیابان ساوہ میں چشمہ ابلے گا اور دریائے ساوہ خشک ہوجائے گا اور فارس کے

آتشکدہ کی آگ خاموش ہو جائے تو ملک شام سطیح کے لئے ملک نہ ہوگا اور وہ موت کی آرزو کرے گا کیونکہ محمد نام کے ایک پیغمبر کی ولادت ہو چکی ہے۔"

یہ کہنے کے بعد سطیح کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ عبدالمسیح شام سے ایران واپس آیا اور انوشیروان سے سطیح کی باتیں بیان کیں اور آخری پیغمبر کی ولادت کی خبر اسے دی۔ اس طرح دنیا والے نور اول اور ختم رسل کی ولادت سے آگاہ ہوئے اور آخری دین الٰہی کا انتظار کرنے لگے۔

ولادت کے لمحات: اب ولادت کا وقت قریب آگیا ہے۔ اس بچے کا باپ اس دنیا میں نہیں ہے اور ماں اس کے فراق میں اشک بہا رہی ہے۔ خلوت میں ان کے لئے شربت بہشتی لایا جاتا ہے اور جنت کی حوریں اور خواتین ان کی مدد کو آتی ہیں۔ ماں کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹتا ہے اور ایک آسمانی آواز اسے فرزند کے ولادت کی خوشخبری سناتی ہے۔

حضرت محمدؐ اس دنیا میں قدم رکھتے ہیں۔ ان کے نام کا تعین اللہ تعالی کرتا ہے۔ مولود کو آسمان پر لے جاتے ہیں اور ساری مخلوقات کو دکھاتے ہیں اور مہر نبوت ان کے شانے پر نقش کرتے ہیں۔ فرشتے ان کو سلام کرنے لئے قطار میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم ان سارے واقعات کو یہاں پر بیان کریں گے۔

جناب عبداللہ کی یاد میں[۱،۲]: جناب آمنہ کے حمل کے آخری ایام تھے۔ انہوں نے اپنی ماں سے فرمایا: اے مادر گرامی! میں کچھ دیر تنہا رہنا چاہتی ہوں تا کہ اپنے جوان شوہر اور اس کے خوبصورت چہرے کو یاد کر کے نوحہ و ماتم کروں۔ ان کی ماں نے کہا: اے آمنہ! جاؤ اور اس پر گریہ کرو کہ گریہ کرنا اس کا حق ہے۔

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۰)، ص ۴۵، ج ۱۵ ص ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۴، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۴، (ج ۱۷)، ص ۲۹۳؛ الفضائل، ص ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰؛ مناقب آل ابی طالب (ج ۱)، ص ۲۷، ۲۹، ۳۱، روضۃ الواعظین، ص ۶۵، ۶۶، ۶۸؛ البدایۃ والنہایۃ (ج ۲) ص ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۳۵

۲۔ بحار الانوار (جلد ۱۰)، ص ۴۵، جلد ۱۵، ص ۲۷۴، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۶۹، ۲۶۰، ۲۵۸، ۲۵۶،، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۴، جلد ۱۷، ص ۲۹۳؛ الفضائل، ص ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰؛ مناقب آل ابی طالب (جلد ۱)، ص ۳۱، ۲۹، ۲۷؛ روضۃ الواعظین، ص ۶۶، ۶۵، ۶۸؛ البدایۃ و النہایۃ (جلد ۲)، ص ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵؛ تاریخ یعقوبی (جلد ۲)، ص ۹؛ امالی الصدوق، ص ۳۶۱؛ الانوار البہیۃ، ص ۲۳؛ حلیۃ الابرار (جلد ۱)، ص ۲۳؛ کمال الدین، ص ۱۹۶؛ الغدیر (جلد ۲) ص ۱۰؛ العدد القویہ، ص ۱۲۱؛ الاحتجاج (جلد ۱) ص ۳۳۱، عیون الاثر (جلد ۱)، ص ۴۲؛ ناسخ التواریخ، جلد حضرت عیسی، جز ۳، ص ۸۸؛ سیرہ حلبیہ، ص ۸۴، ۱۱۲

جناب آمنہ ایک کمرے میں داخل ہوئیں اور دروازہ اندر سے بند کرکے ایک کونے میں بیٹھ گئیں۔ ان کے سامنے ایک شمع روشن تھی اور ایک چرخ ریسی آبنوسی رنگ کا موجود تھا جس پر ایک عقیق رکھا ہوا تھا۔ وہ گریہ کر رہی تھیں اور نوحہ پڑھ رہی تھیں۔

ماں کے لئے بہشتی شربت: کچھ دیر بعد انہیں احساس ہوا کہ وضع حمل کا وقت قریب آگیا ہے۔ انھوں نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ نہیں کھل سکا۔ وہ یہ کہتی ہوئی پلٹیں : ہائے رے تنہائی !

اسی وقت ایک سفید پرندے کو دیکھا جس نے اپنے پروں کو ان کے سینے پر رگڑا اور پھر وہ خوف جو ان پر طاری تھا وہ جاتا رہا۔ پھر ان کے لئے سفید شربت لایا گیا۔ انہوں نے اسے دودھ سمجھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے اسے پیا اور پھر ایک عجیب نور نے انہیں احاطہ کر لیا۔

ولادت میں مددگار: ناگاہ چھت شگافتہ ہوئی اور جنت کی چار عورتیں کمرے میں داخل ہوئیں جن کے چہرے کے نور سے کمرہ منور ہو گیا۔ ان میں سے ایک خاتون قریب آئی اور دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں شربت جناب آمنہ کی خدمت میں پیش کیا۔

دوسری عورتوں نے کہا : ہم آسیہ اور مریم ہیں۔ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ ہم تمہاری خدمت کے لئے آئے ہیں۔ پھر جنت کی چار حوریں قریب آئیں اور ایک داہنے طرف، دوسری بائیں طرف، تیسری سامنے اور چوتھی پیچھے کی طرف کھڑی ہو گئی۔ ان میں سے ایک قریب آئی اور جناب آمنہ کے شکم پر ہاتھ پھیرا اور مولود کو مخاطب کرکے کہا : اللہ کے نام اور اذن سے باہر آ۔

آسمانی عورتیں اور مرد: پھر جناب آمنہ نے لمبے قد کی عورتوں کو دیکھا جو ان سے گفتگو کر رہی تھیں لیکن ان کی زبان انسانوں کی زبان کی طرح نہ تھی۔ ان کے ہاتھوں میں میٹھے شربت کے پیالے تھے اور وہ آمنہ کو حضرت محمدؐ کی ولادت کی خوشخبری دے رہی تھیں۔

ان عورتوں کی تعداد اتنی بڑھی کہ حریر کے سفید کپڑے کی طرح آسمان پر چھا گئیں۔ پھر سفید دیبا کی طرح کوئی کپڑا زمین و آسمان کی مابین پھیلا اور کسی کہنے والے نے کہا : محمد کو سب سے زیادہ عزیز انسان سے لے لو۔

پھر جناب آمنہ نے کچھ مردوں کو دیکھا جو آسمان و زمین کے بیچ کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں پانی کے پیالے ہیں۔ پھر آمنہ کے سامنے مغرب و مشرق ظاہر ہوا اور انہوں نے دیکھا کہ ایک علم مغرب میں اور ایک علم مشرق میں نصب کیا گیا ہے۔ تیسرا علم زمین و آسمان کے بیچ کعبے کے اوپر نصب کیا گیا ہے جس کا کپڑا اسندس کا اور لکڑی یاقوت کی ہے۔

ولادت کے وقت آسمانی ندا: پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کے وقت جناب آمنہ نے سنا کہ منادی ندا دے رہا ہے:

> "اللہ تعالی اور ہر عبد صالح روشن چراغ پر صلوات بھیج رہا ہے۔ وہ روشن چراغ محمد ہیں جو بہترین مرد اور کھلا ہوا چمکتا علم ہیں۔ لوگوں کی زینت اور پرچم ہدایت مصطفیٰ ہیں جو صادق اور متقی اور نصیحت کرنے والے ہیں۔ اللہ کی صلوات ہو اس پر جب تک باد صبا چلتی ہے اور کبوتر نغمہ ریز ہیں۔"

پیغمبر اسلامؐ نے اس دنیا میں قدم رکھا: تاریخ سترہ ربیع الاول روز جمعہ، ہجرت سے ۵۳ سال قبل[۱] (۵۶۷ء) طلوع آفتاب کا وقت اور شعب ابی طالب کا ایک مکان تھا جب حضرت محمدؐ نے اپنے قدموں سے اس دنیا کو منور فرمایا۔

اس وقت جناب آمنہ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ کچھ لمحے بعد جب خواب سے بیدار ہوئیں تو اپنے عزیز فرزند کو اپنے آغوش میں پایا۔ آنحضرتؐ نے اس دنیا میں قدم رکھتے ہی اپنے دونوں زانووں اور ہاتھوں کو زمین پر رکھا۔ پھر ایک مشت خاک مٹھی میں لی اور آسمان کی طرف رخ کیا۔ پھر سجدہ میں تشریف لے گئے اور خاک پر پیشانی رکھی اور انگشت سبابہ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا جیسے کوئی اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ کر رہا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا:

۱۔ یہ تاریخ ہبوط جناب آدم کے ۶۱۶۳ سال بعد اور اصحاب فیل کی ہلاکت کے ۵۵ دن بعد ہے۔

مناقب آل ابی طالب (ج ۱) ص ۱۴۹؛ تاریخ یعقوبی (ج ۲)، ص ۱۱۸؛ شیخ مفید، اوائل المقالات، ص ۲۵۷؛ روضۃ الواعظین، ص ۶۷؛ مستدرک سفینۃ البحار (ج ۲) ص ۴۶ و ج ۳ ص ۳۸ و ۵۵؛ الانوار البہیۃ، ص ۳۱؛ العدد القویۃ، ص ۱۱۰ و ۱۱۱؛ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۵۱، ۲۵۴، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۷، ۲۹۶، و ج ۹۴، ص ۱۲۰. ج ۹۵، ص ۱۹۳ و ۱۹۴؛ سیرہ حلبیۃ، ص ۹۱

الله اکبر کبیراً، والحمد لله کثیرا! و سبحان الله بکرة و اصیلاً۔ ترجمہ: اللہ بزرگ ہے اور اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اور صبح و شام اسی کی تسبیح کرتے ہیں۔

جس وقت حضرتؑ یہ الفاظ ادا کر رہے تھے آپ کے دہان مبارک سے ایک نور ساطع ہوا جسے سارے مکے والوں نے دیکھا۔

مولود کا نام: جناب آمنہ نے ایک آواز سنی: "اس فرزند کو ہر حاسد، ہر گنہگار، ہر مکر کرنے والے اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی امان میں دو۔ اس فرزند کا نام محمد رکھو۔"

پھر آپ کے بدن سے ایک نور ساطع ہوا جسے دیکھ کر وہ خود حیرت میں پڑ گئیں۔

بہشتی بادلوں کے درمیان: اس ندا اور نور کے بعد ایک سفید بادل نیچے آیا اور بچے کا احاطہ کر لیا۔ جناب آمنہ کو ایک آواز سنائی دی: "محمد کو مشرق و مغرب اور دریاؤں کی سیر کراؤ تاکہ سب ان کے نام اور صفات کو پہچان لیں اور ان کے چہرے کو دیکھ لیں۔"

پھر بادل ایک کنارے ہو گیا اور جناب آمنہ نے دیکھا کہ ان کا فرزند سفید لباس زیب تن کئے ہوئے ہے اور ان کے نیچے حریر سبز کا ایک کپڑا بچھا ہوا ہے۔ انہوں نے پھر سے دیکھا تو دیکھا کہ محمد کی مٹھی میں مروارید کی تین چابیاں ہیں۔ اور کوئی کہہ رہا ہے: نبوت اور فتح کی چابی محمد کے ہاتھ میں ہے۔

پھر دوسرا بادل آیا جو پچھلے سے زیادہ نورانی تھا اور تازہ مولود کو دیر تک ماں کی نظروں سے غائب کیا۔ پھر آمنہ نے ایک آواز سنی:

> "محمد کو شرق و غرب عالم کی سیر کراؤ اور مخلوقات کو دکھاؤ۔ پھر اسے انبیاء کی ان صفات سے آراستہ کرو۔ صفائے آدم۔ نوح کی رقت قلب، ابرہیم کی خلت، گفتار اسماعیل، یوسف کی خوبصورتی، یعقوب کی خوشنودی، لحن داؤدی، زہد یحییٰ اور بخشش عیسی۔"

پھر وہ بادل کنارے ہٹا اور آمنہ نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ حریر کا سفید رنگ کا کپڑا اپنے مٹھی میں دبائے ہوئے ہیں۔ اسی وقت کسی نے ندا دی کہ محمد نے پوری دنیا کو اپنے قبضے میں کر لیا ہے اور کوئی شئے نہیں مگر یہ کہ ان کے ہاتھ میں ہے۔

مہر نبوت: دونوں بادلوں کے ہٹنے کے بعد تین لوگ ظاہر ہوئے۔ ایک کے ہاتھ میں چاندی کے پانی کا پیالہ اور مشک نافہ تھا۔ دوسرے کے ہاتھ میں زمرد سبز کا ایک چوکور طشت تھا جس کے ہر کونے میں ایک سفید مروارید تھا۔ کسی نے کہا اے حبیب خدا! یہ طشت دنیا ہے اسے اٹھالیجئے۔ پیغمبر اسلامؐ نے اس کے بیچ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ آواز نے کہا انہوں نے کعبے کو اٹھایا۔

تیسرا شخص جنت کا خزانچی رضوان تھا۔ اس کے ہاتھ میں سفید حریر تھا جسے اس نے کھولا اور اس میں سے ایک مہر نکالی جو ہر دیکھنے والے کی آنکھ کو خیرہ کردے۔ پھر اس پانی سے جو چاندی کے برتن میں تھا، پیغمبر کو سات بار غسل دیا اور اس مہر کو حضرت کے شانوں کے بیچ میں لگایا۔ پھر آپ سے کچھ گفتگو کی جسے جناب آمنہ سمجھ نہ سکیں سوائے اس جملے کے:

> "اللہ کے حفظ و امان میں رہو۔ اب تمہارا دل ایمان، علم، یقین، عقل اور شجاعت سے بھر گیا ہے۔ تم بہترین فرد ہو۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جو تمہاری پیروی کرے اور بدنصیب ہے وہ شخص جو تمہاری مخالفت کرے۔"

پھر اس نے مہر کو حریر میں لپیٹ کر اپنے پروں میں رکھ لیا۔ پھر وہ لوگ پلٹے۔ رضوان نے ایک بار پھر آپ پر نظر کی اور کہا اے دنیا اور آخرت کی عزت!

پیغمبرؐ کا غسل: رضوان کے جانے کے بعد جنت کی حوروں نے پیغمبر کو ایک نرم کپڑے میں لپیٹ کر جناب آمنہ کے آغوش میں رکھ دیا۔ پھر وہ جنت کی طرف پلٹ گئیں اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کو حضرت کے پیدائش کی مبارک باد دی۔

پھر میکائیل اور جبرئیل دو جوان آدمی کی صورت میں زمین پر نازل ہوئے۔ جبرئیل کے پاس سونے کا ایک طشت اور میکائیل کے پاس عقیق سرخ کا ایک پیالہ تھا۔ جبرئیل نے اس نورانی مولود کو ہاتھ میں لیا۔ میکائیل نے آنحضرتؐ پر پانی ڈالا اور انہیں غسل دیا اور جناب آمنہ سے جو ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھیں کہا:

> "اے آمنہ! ہرگز اسے نجاست کے لئے نہ دھوؤ کیونکہ اس میں نجاست نہیں اور نجاست اس تک نہیں پہنچ سکتی۔"

غسل کے بعد پیغمبرؐ کی آنکھوں میں سرمہ لگایا اور حضرتؐ کی پیشانی پر تل کی طرح ایک نقطہ بنایا۔ ان کے پاس مشک، عنبر اور کافور بھی تھی جسے مولود کے سرہانے رکھ دیا۔

ملائکہ کا سلام: کمرے کے باہر کچھ شور سنائی دیا۔ جبرئیل دروازہ پر گئے اور کہا: ساتوں آسمان کے فرشتے آئے ہوئے ہیں اور ختم رسل کو سلام کرنا چاہتے ہیں۔ ناگاہ گھر حد نظر تک وسیع ہوگیا اور فرشتے گروہ گروہ کمرے میں داخل ہوئے۔ وہ سلام کرتے تھے اور کہتے تھے:

السلام علیک یا محمد ، السلام علیک یا محمود، السلام علیک یا احمد،

السلام علیک یا حامد

فرشتوں کے جانے کے بعد رات کی تاریکی میں ناگاہ پیغمبر اسلامؐ کے سر اور گالوں سے ایک نور ساطع ہوا جو چھت سے پار ہوتے ہوئے عرش الٰہی تک پہنچا اور افق کو منور کردیا، یہاں تک کہ ایران و روم میں بھی دکھائی دیا۔ یہ نور ان گھروں پر چمکا جو آنے والے سالوں میں اسلام کی مدد کرنے والے تھے اور ان کفار پر جو کبھی مسلمان ہونے والے نہیں تھے، نہیں چمکا۔

جناب آمنہ کے والدین: ان عجیب و غریب واقعات کے ختم ہونے کے بعد جناب آمنہ نے اٹھ کر کمرے کا دروازہ کھولا اور ایک چیخ مار کر بیہوش ہوگئیں۔ ان کے والدین دوڑ کر ان کے پاس آئے اور انہیں ہوش میں لایا گیا۔ جناب آمنہ نے کہا آپ لوگ کہاں تھے جو دیکھتے کہ مجھ پر کیا بیت گئی اور میرا بیٹا کیسے دنیا میں آیا؟ پھر انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا۔

جناب آمنہ کے والد نے جناب عبدالمطلب کے پاس ایک غلام روانہ کیا تاکہ انہیں پوتے کی ولادت کی خوشخبری دے۔ غلام عبدالمطلب کے پاس آیا اور بشارت دی کہ آپ کی بہو کے یہاں ایک بیٹا ہوا ہے۔ انہوں نے یہ خبر سن کر کہا: خدا کی قسم! آج رات کے عجیب علامتیں اور حوادث اسی فرزند کی پیدائش کے لئے تھے۔

دادا کی آغوش میں: جناب عبدالمطلب اپنے بیٹوں کے ساتھ جناب آمنہ کے مکان پر تشریف لائے اور بچے کو آغوش میں لیا۔ پھر بچے کے چہرے کو دیکھا جو چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ ان کو بچے کے تسبیح و تحلیل کہنے پر تعجب ہوا۔ پھر جو کچھ آمنہ نے دیکھا تھا ان کے لئے بیان کیا گیا۔ عبدالمطلب نے پیغمبر کو اپنے دامن میں رکھا اور کہا:

"شکر اس معبود کا جس نے یہ پاکیزہ اور خوبصورت بیٹا عطا کیا جو گہوارے میں بھی سارے مردوں اور لڑکوں سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اسے خدا کے حوالے کرتا ہوں یہاں تک کہ جوانی کی منزل پر پہنچے۔ پالنے والے! اسے خطروں سے محفوظ رکھ اور تنگ نظر حاسدوں کو اس سے دور رکھ۔"

پھر جناب عبدالمطلب حضرت کو کعبے میں لیکر آئے اور اللہ تعالی کا شکر ادا کیا کہ یہ بیٹا انہیں عطا ہوا۔ پھر فرمایا: بسم اللہ و باللہ۔ کعبے نے جواب میں کہا: آپ پر پروردگار کی رحمت و برکت ہو۔ پھر آپ آمنہ کے پاس واپس آئے اور بچے کو ان کے حوالے کر دیا۔

ولادت کا پہلا ہفتہ

وصی پیغمبرؐ کے بارے میں خبر[۱]: پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کے کچھ دیر بعد جناب فاطمہ بنت اسد جناب آمنہ کے پاس آئیں۔ آمنہ نے پوچھا: "جو میں دیکھ رہی ہوں کیا تم بھی دیکھ رہی ہو؟" انہوں نے سوال کیا: "تم کیا دیکھ رہی ہو؟" جواب دیا: "وہ نور جو مغرب و مشرق سے طلوع ہوا ہے اور فارس کی سرزمین اور شام کے محل اس میں دکھائی دے رہے ہیں۔"

فاطمہ بنت اسد جناب ابوطالب کے پاس گئیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا ہوگیا؟ کس بات پر حیرت ہے؟ انہوں نے جو کچھ آمنہ سے سنا تھا بیان کر دیا۔ ابوطالب نے کہا: اس بات کو پوشیدہ رکھو اور کسی سے بیان نہ کرو۔ کیا تم کو ایک خوشخبری دوں؟

انہوں نے جواب دیا: ہاں! ۔ جناب ابوطالب نے کہا: تیس سال بعد تم بھی ایسے ہی فرزند کی ماں بنو گی لیکن وہ پیغمبر نہ ہوگا بلکہ اسی محمد کا وزیر اور جانشین ہوگا۔

مشک کی خوشبو[۲]: پیغمبر اسلامؐ کے چچا جناب عباس نقل کرتے ہیں کہ محمدؐ کی ولادت کے بعد میں آمنہ کے پاس گیا اور بچے کو آغوش میں لیا۔ اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان ایک چمکتا نور دیکھا اور ان سے مشک کی بو آ رہی تھی۔

۱۔ حلیۃ الابرار (ج ۱)، ص ۲۸، مناقب آل ابی طالب (ج ۱)، ص ۳۱، بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۶۳، ۲۷۳، ۲۹۵ و ۲۹۷

۲۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۵۶؛ روضۃ الواعظین، ص ۶۵

آنحضرتؐ کا عقیقہ[۱]: پیغمبر اسلامؐ کی ولادت کے ایک روز بعد، جناب عبدالمطلب نے آپ کے لئے ایک بھیڑ عقیقہ کیا اور پوتے کا نام محمد رکھا۔ کچھ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ تم نے اس فرزند کا نام محمد کیوں رکھا اور کیوں اپنے آباواجداد کے ناموں میں سے کسی نام کا انتخاب نہیں کیا؟

جناب عبدالمطلب نے جناب آمنہ کو ملے حکم الٰہی کے مطابق آپ کا نام محمد رکھ دیا تھا۔ انہوں نے کہا میں چاہتا تھا اللہ تعالیٰ آسمان پر اور لوگ زمین پر اس کی تعریف کریں۔

آپ پیغمبر ہیں[۲]: مکہ میں یوسف نامی ایک یہودی شخص رہتا تھا۔ اس نے آنحضرتؐ کی ولادت کی رات تاروں کی حرکت دیکھ کر اپنے دل میں کہا:

> "آج رات ایک پیغمبر کی ولادت ہوگی۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں گذشتہ کتابوں میں میں نے پڑھا ہے کہ آخری نبی ہے اور اس کی ولادت کے وقت شیاطین پر آگ کے گولے برسائے جائیں گے اور وہ آسمان پر آنے سے منع کردئے جائیں گے"۔

یوسف اگلے دن صبح قریش کے پاس گیا اور ان سے سوال کیا: کیا کل رات تمہارے یہاں کسی بچے کی ولادت ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: خدا کی قسم ہم نہیں جانتے۔ یوسف نے کہا:

> "توریت کی قسم! یا تمہارے درمیان کسی بچے کی ولادت ہوئی ہے یا فلسطین میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے جو آخری نبی اور افضل انبیا ہے۔ اس کا نام احمد ہے۔ میں جو کہہ رہا ہوں اسے دھیان سے سنو۔ کل رات اس امت کے نبی کی ولادت ہوگئی۔ اس کے شانے پر مہر نبوت ہے۔"

۱۔ کنزالعمال (ج ۱۲)، ص ۴۴۴

۲۔ امالی الصدوق، ص ۱۴۵؛ احمد بن ابی یعقوب، تاریخ یعقوبی (ج ۲)، ص ۹؛ مناقب آل ابی طالب (جلد ۱)، ص ۳۰؛ کمال الدین، ص ۱۹۷؛ فضل بن حسن طبرسی، اعلام الوری باعلام الہدی، ص ۵۸؛ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۶۰، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۹۴؛ سیرۃ حلبیہ، ص ۱۰۱؛ سبیل الہدی والرشاد، ص ۳۳۹؛ الوفاء باحوال المصطفیٰ، ص ۹۲؛ ابوبکر بیہقی، دلائل النبوۃ، ص ۱۰۸

قریش کے لوگ اپنے گھروں کو گئے اور یوسف کی باتوں کو اپنی بیویوں سے بیان کیا۔ ان کی بیویوں نے بتایا کہ کل رات عبداللہ بن عبدالمطلب کی بیوی آمنہ کے یہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی ہے۔ یہ خبر یوسف تک پہنچی اس نے سوال کیا کہ کیا یہ بچہ میرے سوال پوچھنے کے بعد پیدا ہوا ہے یا پہلے پیدا ہو چکا تھا؟ انہوں نے جواب دیا اس کی ولادت تمہارے سوال کرنے سے قبل ہوئی ہے۔ یوسف نے کہا مجھے اس کے پاس لے چلو۔

کچھ لوگ یوسف کے ہمراہ جناب آمنہ کے گھر گئے اور ان سے کہا کہ اپنے بیٹے کو لاؤ تاکہ یہ یہودی اسے دیکھے۔ جناب آمنہ بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائیں۔ یہودی نے پہلے بچے کی آنکھوں میں دیکھا پھر بچے کے شانوں سے لباس ہٹایا اور شانوں کے بیچ ایک سیاہ مہر دیکھی جس پر باریک بال اگے ہوئے تھے۔

یوسف مہر کو دیکھتے ہی چلایا: خدا کی قسم! یہ بچہ وہی پیغمبر ہے۔ پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔ بچے کو آمنہ کے حوالے کیا گیا کہ خدا تمہیں مبارک کرے۔

یوسف کو ہوش میں لایا گیا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا وائے ہو تم پر! تمہیں کیا ہو گیا؟ یوسف نے مایوسی سے جواب دیا: نبوت ہمیشہ کے لئے بنی اسرائیل سے چلی گئی۔ لوگوں کو تعجب ہوا اور وہ ہنسنے لگے۔ یوسف نے کہا:

> "قریش کے لوگو! تم ہنستے ہو؟ خدا کی قسم! یہ بچہ تم پر ایسا حملہ کرے گا کہ مشرق و مغرب تمہارے بارے میں باتیں کریں گے۔"

کعبے پر بادل[۱]: ولادت کے دوسرے روز لوگ کعبے کے قریب آئے تو دیکھا کہ آنحضرتؐ کی شب ولادت میں جو مشعل آسمان سے آیا تھا وہ ابھی جل رہا ہے اور اس رات جو بادل کعبے کے اوپر آیا تھا وہ اب بھی زعفران و عنبر کی بارش کر رہا ہے۔ وہ حیران تھے کہ ناگاہ ایک ہاتف کی آواز سنائی دی:

> جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقاً۔ حق آیا اور باطل ختم ہو گیا اور باطل ختم ہونے ہی والا تھا۔

بچے کا گہوارہ[۱]: ولادت کے تیسرے دن جناب عبدالمطلب نے حضرتؐ کے لئے ایک گہوارہ خریدا۔ یہ گہوارہ کالی خیزراں کی لکڑی سے بنایا گیا تھا جس میں سونے چڑھے ہاتھی کے دانت کی جالیاں لگیں تھیں۔

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۹۰؛ الفضائل، ص ۲۱

گہوارہ میں سفید چاندی کے دو حلقے تھے اور اسے حریر کے سفید کپڑے سے ڈھکا گیا تھا جس پر سنہرے تارے لگے ہوئے تھے۔ جناب عبدالمطلب نے بچے کو بہلانے کے لئے سبز رنگ کے دُر و مروارید خریدا اور گہوارہ کے پاس رکھ دیا۔ جب پیغمبر اسلامؐ خواب سے بیدار ہوتے تو انہیں ٹکڑوں سے اللہ تعالی کی تسبیح کرتے تھے اور فرشتے جھولا جھلاتے تھے۔

بت شکن آگیا[۲]: قریش میں جرہمانیہ نامی ایک کاہنہ تھی جس کا بیٹا بت پرست تھا۔ آنحضرتؐ کی ولادت کے شب جرہمانیہ اپنے بت کے پاس گئی اور کہا:

> "میرے اور تمہارے درمیان کچھ حائل ہوگیا۔ آسمانی نور نازل ہو چکا اور جو اس میں داخل ہوگا اسے نجات مل جائے گی اور جو اس سے دوری اختیار کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ احمد عظیم پرچم اور ابدی عزت کے مالک ہیں۔"

جرہمانیہ کے بیٹے نے جب تین مسلسل راتیں اپنی ماں سے یہ باتیں سنیں تو بے تاب ہو کر سوال کیا کہ یہ احمد کون ہیں؟ اس نے جواب دیا عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا جو یتیم ہے۔ وہ صاحب پیشانی سفید اور چمکنے والے نور کے مالک ہیں۔ ان دونوں کے گفتگو کے درمیان ایک آواز سنائی دی جو کہہ رہی تھی: اس مولود کی وجہ سے سارے بت ختم ہو گئے۔

گہوارے میں عجیب نور[۳]: ولادت کے چوتھے روز سواد بن قارب جناب عبدالمطلب کے خدمت میں آیا اور آپ کعبے کے قریب تشریف فرما تھے۔ قریش اور بنی ہاشم آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ سواد نے کہا:

> "اے عبدالمطلب! میں نے سنا ہے کہ تمہارے بیٹے عبداللہ کے گھر میں بیٹا پیدا ہوا ہے جس کے بارے میں لوگ عجیب عجیب باتیں کر رہے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ایک لمحہ کے لئے اس کے چہرے کی زیارت کرادیں۔"

۱۔ الفضائل، ص ۲۳؛ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۹۲؛ سیرہ حلبیہ، ص ۱۱۵

۲۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۹۷

۳۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۹۳؛ الفضائل، ص ۲۳؛ ناسخ التواریخ: جلد حضرت عیسی جز ۳، ص ۸۹

جناب عبدالمطلب سواد کے ساتھ آمنہ کے گھر گئے۔ پیغمبر اسلامؐ آرام فرمارہے تھے۔ عبدالمطلب نے سواد سے کہا آہستہ قدم بڑھاؤ تاکہ بچہ بیدار نہ ہو جائے۔ پھر وہ لوگ حضرتؐ کے کمرے میں گئے اور دیکھا کہ آپ محو خواب ہیں اور آپ کے چہرے سے پیغمبروں کی ہیبت نمایاں ہے۔ جب حضرتؐ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو ایک نور ساطع ہوا جو چھت کو پار کرتے ہوئے آسمان تک پہنچا۔ نور کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ عبدالمطلب اور سواد نے اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ لئے۔

سواد نے جب یہ منظر دیکھا تو خم ہو کر بچے کے سر اور پیر کو بوسہ دیا اور عبدالمطلب سے کہا: اے عبدالمطلب! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس بچے پر اور جو کچھ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے لائے گا ایمان لاتا ہوں۔ پھر وہ آنحضرتؐ کے رخسار کو چوم کر باہر چلا گیا۔

ابوطالب نے کیا عقیقہ[1]: ایک ہفتہ بعد، جناب ابوطالب نے عقیقہ کیا اور آل ابی طالب مدعو کئے گئے۔ لوگوں نے پوچھا کس کا عقیقہ ہے۔ جواب دیا احمد کا۔ لوگوں نے پوچھا کیوں اس کا نام احمد رکھا؟ جواب دیا کیونکہ زمین و آسمان والے اس کی مدح کرتے ہیں۔

نورانی مولود کی برکت[2]: جس سال آنحضرتؐ کا نور جناب آمنہ کے بطن میں منتقل ہوا اور پیغمبر اسلامؐ کی ولادت ہوئی، اس سال بہت بارش ہوئی اور ہر طرف ہریالی ہو گئی اور درختوں میں پھل لگ گئے۔ اسی لئے اس سال کو سال گشایش و سرور کہا گیا اور اسے حضرتؐ کے قدوم بابرکت کی تشریف آوری کی وجہ سے جانا گیا۔

۱۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۲۴۹

۲۔ بحار الانوار (ج ۱۵)، ص ۱۵۱، ۲۵۴، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۷، ۲۹۶، ج ۹۴ ص ۱۲۰، ج ۹۵ ص ۱۹۳، ۱۹۴